بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P. 67

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

جلد ۲۰ | شمارہ ۵

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

سب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

شرح چندہ

سالانہ	۱۰	روپے
ششماہی	۵	روپے
ممالک غیر	۲۰	روپے
فی پرچہ	۲۵	پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۷ ذوالحجہ ۱۳۹۰ ہجری — ۴ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش — ۴ فروری ۱۹۷۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں مورخہ ۳۰ صلح کو حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان ربوہ نے بذریعہ تار مطلع فرمایا کہ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضلہ تعالیٰ ترقی کر رہی ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔" اس سے قبل کی بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاعات ترتیب وار درج ذیل ہیں:-

ربوہ ۲۳ صلح۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ درد میں کمی ہے اور عضلات کے کھچاؤ میں بھی کچھ کمی ہے۔

۲۴ صلح۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ آج شام لاہور سے محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرجن تشریف لائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا معائنہ کیا اور کمر میں درد کے مقام پر عضلات میں دو جگہ ٹیکے کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ٹیکوں سے بھی درد میں کچھ افاقہ ہوا ہے۔

۲۵ صلح۔ حضور انور کی طبیعت میں کل کی نسبت مزید کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۱۲ پر)

سیرالیون میں تبلیغ اسلام کی کامیاب مساعی

ایک تبلیغی و تربیتی دورہ۔ زراعتی نمائش میں احمدیہ بک سٹال۔ ڈسٹرکٹ میٹنگز۔ ۱۴ افراد کا قبول حق۔

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد انچارج مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ)

ماہ دسمبر ۱۹۷۰ء کے تیسرے ہفتہ میں خاکسار مشرقی اور مغربی صوبہ کی بعض جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہوا۔ مورخہ ۱۴ دسمبر بروز بدھ فری ٹاؤن سے روانگی ہوئی۔ مکرم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول باجے بو اتفاقاً فری ٹاؤن تشریف لائے۔ لہذا یہ سفر انہیں کی کار میں اختیار کیا گیا۔ راستہ میں کچھ دیر کے لئے بو میں قیام کیا۔ اور وہاں مکرم مولوی عزیز الرحمان صاحب خالد بو کر کمالا سے تشریف لائے تھے ساتھ لے کر آگے کینیما (Kenema) کے لئے روانہ ہوئے۔

کینیما میں جو مشرقی صوبہ کا مرکزی شہر ہے۔ ہر سال دسمبر میں ایک زراعتی نمائش منعقد ہوتی ہے۔ جس میں ملکی پیداوار مصنوعات اور دیگر اشیاء کی نمائش کے علاوہ مختلف تفریحی پروگرام بھی ہوتے ہیں۔ اور ملک کے ہر کونے سے لوگ اس کو دیکھنے آتے ہیں۔ گذشتہ سال سے ہمیں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس نمائش میں اپنا بک سٹال لگانے کی توفیق مل رہی ہے۔ جبکہ پہلے سالوں میں صرف عیسائی ہی اس سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ کینیما پہنچ کر اپنے بک سٹال کا جو مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح انچارج مشرقی صوبہ کی زیر نگرانی تیار ہو رہا تھا۔ کا معائنہ کیا۔ اور بعض اور انتظامی امور سرانجام دینے کے بعد رات کو باجے بو پہنچ گئے۔

باجے بو میں احباب جماعت سے ملاقات کی۔ اور نماز کے بعد انہیں ضروری نصائح کیں۔

مورخہ ۱۷ دسمبر کو صبح ۹ بجے اس نمائش کا افتتاح سیرالیون کے وزیر اعظم نے کرنا تھا۔ چنانچہ اس روز وقت سے قبل ہی باجے بو سے کینیما پہنچ گئے۔ اور افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ اس عرصہ میں مکرم بشیر احمد صاحب اختر نے اپنی کار مشن کی ضرورت کے لئے وقف رکھی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

بک سٹال کو مختلف تبلیغی قطعات، آیات قرآن پاک۔ اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جھنڈیوں وغیرہ سے سجایا گیا تھا۔ قرآن کریم کے مختلف تراجم۔ سلسلہ کی عربی انگریزی اور فرنچ کتب اور رسائل و اخبارات کو مناسب ترتیب سے رکھا گیا تھا۔

افتتاح کے بعد جب وزیر اعظم مختلف سٹالوں کا چکر لگاتے ہوئے ہمارے بک سٹال تشریف لائے تو خاکسار نے ان کا استقبال کیا۔ اور پھر انہیں اندر آنے کی درخواست کی۔ جس پر سٹال کے اندر تشریف لائے اور میز پر پڑے قرآن کریم کے تراجم اور کتب وغیرہ کو دیکھا اور کہا کہ آپ نے جو قرآن کریم مجھے دیا تھا وہ میرے پاس ہے اور مجھے اس امر کی خوشی ہے۔ خاکسار نے اس موقع پر وزیر اعظم کی خدمت میں کتب کا ایک سیٹ پیش کیا۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔

یہ بک سٹال خدا تعالیٰ کے فضل سے تین یوم تک متلاشیان حق کے لئے ایک مرکز بنا رہا۔ ہر آنے والے کو مبلغین کرام اسلام اور احمدیت کی تعلیمات سے آگاہ کرتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ہر سہ خلفاء کے فوٹو جو دیوار پر آویزاں تھے ان کو دکھا کر مامور زمانے کی بعثت کی غرض اور ضرورت بیان کرتے۔ اور سلسلہ کا لٹریچر فروخت کرنے کے علاوہ پمفلٹس۔ اخبارات و رسائل مفت بھی تقسیم کئے جاتے۔

سال ۱۹۷۱ء کا دیدہ زیب کیلنڈر بھی موجود تھا۔ جو مشن کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ اور یہ لوگوں کے لئے جاذب نظر رہا۔ اور کافی مقدار میں فروخت ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس موقع پر سینکڑوں افراد کو جن میں عیسائی۔ مشرک اور دیگر مذاہب کے لوگ شامل تھے پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس بک سٹال کی تیاری اور پھر تین دن تک نگرانی کا کام مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح نے نہایت جانفشانی سے سرانجام دیا۔ اور ان کے ساتھ مکرم مولوی عزیز الرحمن صاحب خالد۔ مکرم لطیف احمد صاحب ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول باجے بو۔ مسٹر کریم لوکل مبلغ نے بھی پوری محنت اور توجہ سے دن رات کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار مورخہ ۱۷ دسمبر کی شام کو مکرم مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول جورو کے ساتھ جورو چلا گیا۔ تاکہ وہاں کے نومبائعین احباب سے ملاقات کر سکوں۔ پروگرام کے مطابق ۱۲ دسمبر کو جورو میں ایک سرکٹ میٹنگ تھی۔ جس کی جماعتوں کو اطلاع ہو چکی تھی۔ مگر خاکسار کو شمالی صوبہ کے دورہ کے دوران کچھ ایسے حالات پیش آئے جن کی بنا پر میرا بروقت جورو پہنچنا ناممکن ہو گیا۔ لہذا میں نے مبارک احمد صاحب کو تار دی کہ میٹنگ ملتوی کر دی جائے۔ مگر وہ تار بروقت نہ مل سکی اور احباب جماعت وقت مقررہ پر جورو اکٹھے ہو گئے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم مبارک احمد صاحب نذیر اور ایک لوکل مبلغ مسٹر موسیٰ نے حاضرین سے نہایت مؤثر رنگ میں خطاب کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت سات افراد نے بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ ان میں سے ایک دوست الحاج حسن کالون ہیں جو احمدیت کے سخت مخالف رہے ہیں اور مسجد میں نائب امام بھی تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیرالیون میں تشریف آوری پر تو جا کر انہوں نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ جس سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے خود یہ بتایا کہ میں نے یہ سوچا کہ جس جماعت کا امام ایسا ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس، امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۴ر تبلیغ ۔ ۱۳۵۰ ہش

تبلیغِ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی میں جماعتِ احمدیہ کی امتیازی شان

یوں تو ہر مسلمان ہی اپنے تئیں سلفِ صالحین کا جانشین کہتا ہے اور حضراتِ "علماء" بھی ورثۃ الانبیاء ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ لیکن یہ لفظی دعوے کچھ حقیقت نہیں رکھتے جب تک عمل کی وزنی دلیل ان کی تائید میں موجود نہ ہو۔ اسی پرچہ میں دوسری جگہ معاصر الجمعیۃ دہلی کا ایک شذرہ بعنوان

"ایک فریضہ جو ادا نہ ہو سکا۔"

نقل کیا گیا ہے۔ مثبت رنگ میں تبلیغ اسلام کے جس نقطہ مرکزی کا اس میں ذکر ہے معاصر کی طرف سے اس کی اہمیت اور وقت کی عین ضرورت کا احساس اس سے واضح ہے کہ یہی شذرہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۰ء کے معمول کے پرچہ میں بطور مقالہ افتتاحیہ شائع ہوا۔ اور ایک ماہ کے اندر ہی قدرے اختصار سے جمعہ ایڈیشن مجریہ ۲۲ر جنوری ۱۹۷۱ء میں دوبارہ نقل کیا گیا۔

جمعیۃ العلماء کے آرگن کی طرف سے جس فریضہ کے ادا نہ ہو سکنے کا واضح اعتراف کیا گیا ہے۔ وہ ہے "اسلام کی تبلیغ" کا فریضہ، اگرچہ معاصر نے اس فریضہ کی تشریح کرتے ہوئے اسے دو حصوں "ضروری نہیں" اور "ضروری یہ ہے" میں تقسیم کرکے ملکی حالات کے پیشِ نظر صرف دوسرے حصہ پر ہی زیادہ روشنی ڈالی ہے اور مسلمانوں کو اسی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تاہم ضمنی طور پر لیبیا کے کرنل معمر قزافی کی طرف سے افریقہ میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے زبردست اپیل کا ذکر کرکے تبلیغ اسلام کے اس حصّے کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے، جسے معاصر نے "ضروری نہیں" کے تحت بیان کیا ہے۔

خیر یہ تو حضرات علماء ہی جانیں کہ ان کی طرف سے خدمت وحمایتِ اسلام کے بلند بانگ دعاوی کے علی الرغم یہ اہم فریضہ اب تک کیوں ادا نہ ہو سکا۔ حالانکہ ہر زمانہ میں "علماء" کا گروہ سرگرمِ عمل رہا ہے۔ پھر بقول معاصر گزشتہ ایک ہزار سال کا عرصہ اس فریضہ سے ہمارا ملک کیوں خالی رہا؟ عامۃ المسلمین کی بات جانے دیجئے سوال تو یہ ہے کہ ایک ہزار سال سے اصل فریضہ کو بالائے طاق رکھ دینے والے علماء اب بھی اس قابل رہ گئے ہیں کہ دینِ اسلام کی راہ میں عامۃ المسلمین کی زمام قیادت انہیں کے ہاتھ میں رہے یا ان سادہ لوح بندگانِ خدا کو کسی ایسی رُوحانی شخصیت کی طرف بھی متوجہ ہونے کی ضرورت ہے جس کی نسبت علماء حضرات طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلا کر عامۃ المسلمین کو اصل فریضہ کی ادائیگی کی سعادت سے محروم رکھتے رہے ہیں ——— اور ——— آج ایک لمبی مدت گزر جانے اور حالات کے تھپیڑے کھا چکنے کے بعد علماء کو اس امر کا واضح اعتراف کرنا پڑا کہ کم سے کم اپنے ملک کی حد تک یہ فریضہ اُن سے ادا نہ ہو سکا ——— ؏

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا!

علماء کی اس کوتاہی کا صرف یہی نقصان نہیں ہوا کہ اپنے ہی ملک کی اکثریت کروڑوں اہلِ اسلام سے اجنبی ہو رہی ہے اور دینِ اسلام کی اصل تعلیمات سے یہ "بے خبر لوگ" اسلام کا اصل چہرہ دیکھنے سے محروم ہیں۔ بلکہ خود مسلمانوں میں اسلام کی اصل تعلیمات سے اس قدر بُعد اور دُوری پیدا ہو چکی ہے کہ وہ خود بھی اسلام سے اسی طرح بے خبر ہیں جس طرح دوسرے لوگ جیسا کہ شذرہ کے آخری فقرات میں معاصر نے صاف اقرار کیا ہے کہ:-

"ہم خود اسلام سے غافل رہ کر اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دُور نہ کر سکے یہ فرض آج مسلمانوں کو سب سے زیادہ ادا کرنا ہے۔ کیوں کہ اس سے قوم اور انسانیت کا بھلا ہوگا۔ اور دوسروں کو اسلام سے جو اجنبیت ہے وہ ختم ہو جائے گی۔"

خدا کا شکر ہے کہ احمدیہ جماعت روزِ تاسیس سے ہی ایسا اہم فریضہ کی ادائیگی کو اپنا اوڑھنا، بچھونا سمجھتی آئی ہے۔ اور اس کے لئے برابر کوشاں بھی ہے۔ خدائے قدوس نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ابتداء ہی میں اس امر کی واضح بشارت دی کہ:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تبلیغِ اسلام ہی کی تبلیغ تھی جو آج نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ ساری دنیا کے اندر جاری ہے۔ معاصر نے تبلیغِ اسلام کے جو دو حصے "ضروری نہیں" اور "ضروری یہ ہے" کئے ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ بیک وقت دونوں ہی کو ضروری اور لابدی قرار دیتے ہوئے بڑی ہی تندہی اور جانفشانی کے ساتھ سرانجام دے رہی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی مشن ساری دنیا میں جاری ہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اس فریضہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کے اپنے مخصوص نظریات ہیں جو اسلام کی بنیادی تعلیمات کی روشنی میں اپنائے گئے ہیں۔ انہی میں سے ایک اہم نظریہ محبت اور الفت کے ساتھ مخلوقِ خدا کے دِل جیتنے اور ان کے دل و دماغ میں اسلام کی خوبیاں معقول رنگ میں ڈال دینا ہے۔ کسی دوسرے کے دل کو بدل دینا کوئی معمولی بات نہیں۔ مگر خدا کا یہ فضل ہی ہے کہ حضرت مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ آج دُنیا کے تمام متمدن ممالک میں اپنا کام بڑی ہی کامیابی کے ساتھ چلا رہی ہے۔ اور ہر سال ہزاروں ہزار نفوس کے دِلوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور حقیقی محبت کے لئے جیتا جا رہا ہے۔ آج سے نصف صدی قبل ایسے لاکھوں نفوس تھے جو اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے قطعی بے خبر اور ناآشنا تھے۔ یہ احمدی مبلغین ہی کی شب و روز کی محنت اور جانفشانی سے تبلیغ اسلام کرنے کا نتیجہ ہے کہ آج وہ سب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اپنے تئیں پاکر فخر کرتے ہیں۔ اور آپ پر درود وسلام بھیجنے میں روحانی سرور اور لذت پاتے ہیں۔

بیرونی ممالک میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے تبلیغِ اسلام کا کام ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ کرنل معمر قزافی نے جس کانفرنس میں افریقہ میں عیسائی مشنریوں کا مقابلہ کرنے کی زبردست اپیل کی خدا معلوم اس کانفرنس کے منصوبے معرضِ عمل میں آتے ہیں یا دوسرے لوگوں کی صدہا قسم کی اپیلوں کی طرح قزافی صاحب کی یہ اپیل بھی صدا بصحراء ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے افریقہ کے اندر عیسائی مشنریوں کے ساتھ ایک زبردست روحانی جنگ بڑی ہی کامیابی کے ساتھ لڑی جا رہی ہے۔ جہاں ہر میدان میں مسیحیت کو عبرتناک شکست سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔

اس خطّہ میں ایک طرف بڑی بڑی متموّل حکومتیں اور کلیسائیں مسیحی پادریوں کی مدد کر رہی ہیں۔ تو دوسری طرف احمدیہ جماعت کے سرفروش مبلغین اور مبشرین ہیں جو محض خدا کی نصرت وتائید پر بھروسہ کرتے ہوئے اس میدان میں سرگرمِ عمل ہیں۔ مگر جو تاریخ دُنیا کے سامنے آ رہے ہیں وہ جماعتِ احمدیہ کی سربلندی اور غلبہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ آج سے سولہ ۱۶ سال پہلے مشہور رسالہ "لائف" (Life) نے اسی معرکہ کی نسبت غیر مبہم الفاظ میں اعتراف کرتے ہوئے لکھا تھا:-

"مغربی افریقہ کے بعض علاقوں میں جہاں عیسائی مناد اور اسلامی مبلغ مقابلہ کر رہے ہیں، عیسائیت میں داخل ہونے والے ایک شخص کے مقابل پر اسلام میں دس افراد داخل ہوتے ہیں۔"　(لائف ۸ر اگست ۱۹۵۵ء)

(۲)

جہاں تک اسلام کی صحیح تصویر دُنیا کے سامنے پیش کرنے کا سوال ہے خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کے تمام افراد اپنے عملی نمونہ سے اور تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی خوبیاں بیان کرنے اور اس قسم کا شاندار اثر انگیز لٹریچر شائع کرنے میں بھی بہت کچھ کر چکی ہے اور شب و روز اس کو زیادہ ترقی دینے اور اس دائرہ کو زیادہ وسیع کرنے اور مؤثر بنانے میں لگی ہوئی ہے۔ سلسلہ کے ہر دو مراکز میں اس قسم کا شاندار لٹریچر ہر زبان میں موجود ہے۔ اور یوں تو سلسلہ کا ہر فرد ہی ذاتی طور پر اسلام کا مبلغ ہے لیکن باقاعدہ طور پر مبلغین کی ایک بھاری جماعت ملک کے ہر صوبہ میں محبت اور پریم کے ساتھ اسلام کی خوبیوں کو دوسروں تک پہنچانے اور معقول رنگ میں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرنے میں مصروف ہے۔ جن کی مساعی کی رپورٹیں اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کی اس پُر اثر تبلیغ کا یہ نتیجہ ہے کہ ملک کا اکثریتی طبقہ جماعتِ احمدیہ کو خاص قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور احمدیوں کی زبان سے اسلام کی تشریح وتعبیر سُن کر اسلام کی خوبیوں کا معترف ہوئے بغیر نہیں رہتا ——!!

معاصر نے اپنے مقالہ ہی میں کرنل معمر قزافی کی زبانی اسلام کی وسیع الخیالی کا جو یہ ثبوت بیان کیا ہے کہ "وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے پیغمبروں کو اپنا پیغمبر سمجھتا ہے اور اُن سب کا یکساں طور پر احترام کرتا ہے"؛ جماعتِ احمدیہ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں نہ صرف عیسائیوں اور یہودیوں بلکہ اہلِ ہنود حتیٰ کہ دُنیا کے سبھی دوسرے مذاہب کے پیشوایان کی بھی اسی طرح عزت و احترام کرتی اور ان کو بھی اپنے ہی بزرگ سمجھتی اور یقین کرتی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ اپنے امام کی تحریک پر سال میں ایک روز یوم سیرت پیشوایانِ مذاہب مناتی ہے جس میں ہر جگہ کی احمدیہ جماعت اپنے یہاں باقاعدہ پبلک جلسے منعقد کرتی ہے اور ایک ہی سٹیج سے تمام مذاہب کے پیشواؤں کی سیرت و سوانح اس طرح بیان کی جاتی ہیں کہ آپس میں اختلافِ مذاہب کے باوجود ایک دوسرے کے مذہبی پیشوا کی عزت اور احترام کا جذبہ بڑھے

(باقی دیکھیں ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مسلمہ سے یہ عہد لیا تھا کہ معمولی اختلاف کی وجہ سے کسی مسلمان کو اس کے حقوق سے محروم نہ رکھا جائے

اس عہد کو توڑنے اور اسلام کے نام پر حقوق غصب کرنے والوں کو ملک کی نوجوان نسل نے رد کر دیا ہے

کامیابی کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ اسّی سالہ مخالفت کے باوجود ہماری قوتِ احسان اور ہماری مسکراہٹیں قائم ہیں

ہر ایک کے ساتھ محبت و احترام سے پیش آؤ اور بہت دعائیں کرو تا وہ حسین معاشرہ قائم ہو جائے جس میں ہر مظلوم ظلم سے بچایا جائے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۵ فتح ۱۳۴۹ ہش (۲۵ نومبر ۱۹۷۰ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

نوٹ: ذیل میں خطبہ جمعہ میں اگرچہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایہ ملک کے حالیہ انتخابات کے سلسلہ میں بعض اہم امور پر روشنی ڈالی ہے۔ لیکن چونکہ اس میں جماعت کی روحانی تربیت اور اس موقعہ پر خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید کا بھی ذکر ہے۔ جو جماعت کے ہر فرد کیلئے روحانی غذا کا حکم رکھتی ہے۔ اسلئے ایسے ہی روحانی اغراض و مقاصد کے پیش نظر یہ خطبہ بدر میں نقل کیا جا رہا ہے۔
(ادارہ)

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ آل عمران کی آیت وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران ۱۰۴)

کی تلاوت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا

اُمتِ محمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ تاکیدی حکم فرمایا کہ حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور پراگندہ مت ہو

حبل اللہ کے ایک معنے

تو اُن چیزوں کے یا ہدایت کے ان اصول کے ہیں جن پر کاربند ہو کر انسان کو وصالِ الٰہی قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے حبل اللہ سے مراد مفسرین کے نزدیک قرآن عظیم بھی ہے اور اس سے عقلِ سلیم کے اصول جو دراصل فطرتِ صحیحہ انسانیہ کے اصول ہیں وہ بھی مراد لئے گئے ہیں۔ اس معنے کے لحاظ سے یہ ارشاد ہے کہ قرآن کریم میں جو اصول ہدایت اور اصول شریعت بیان ہوئے ہیں یعنی جو اصول راہِ راست پر چلنے اور صراط مستقیم پر قائم رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ودیعت کئے ہیں (وہ عقلِ سلیم اور فطرتِ صحیحہ کے مطابق بھی ہیں۔ اس لئے انسان کے لئے ضروری ہے کہ اگر وہ اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہونا چاہتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے تو وہ شریعت اسلامیہ جو

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (الروم آیت ۳۱)

کے مطابق ہے۔ ان اصولِ شریعت یا اصولِ ہدایت کے مطابق اپنی زندگی کے دن گذارے

حبل اللہ کے دوسرے معنے

اللہ کے عہد کے لئے کئے گئے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو عہد اللہ تعالیٰ سے باندھا ہے یا جو عہد اللہ تعالیٰ نے باندھا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑو۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے کون سے عہد باندھے ہیں یا اس کے لئے میثاق قرار دیئے ہیں۔ قرآن کریم میں اس کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔ اس وقت میں صرف ایک بات لے کر اس پر کچھ روشنی ڈالوں گا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَالِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ ص۵۵ مصری) یہ حدیث بیان ہوئی ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

جو شخص ہماری نماز جیسی نماز پڑھے یعنی جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں ویسے ہی وہ نماز پڑھ رہا ہو اور قبلہ رُخ ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہا ہو۔ ہمارے ذبیحہ کو کھا رہا ہو اور جو چیزیں لقمے کے لحاظ سے حرام ہیں ان سے بچنے والا ہو تو ذلک المسلم یہ وہ مسلمان ہے آگے یہ نہیں فرمایا کہ جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے کیونکہ اور بہت ساری شرائط ہیں مثلاً نیت کا تعلق ہے۔ احسان فی العمل کا تعلق ہے۔ انسان پوری شرائط اور انتہائی جدوجہد کے ساتھ اعمالِ صالحہ کو خوش اسلوبی سے انجام دینے والا ہو۔ وہ اور چیزیں ہیں۔ یہاں یہ فرمایا۔ یہ وہ مسلمان ہے) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی امان اور حفاظت میں ہے۔ پس اے مسلمانو! جو عہد اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان باندھا ہے کہ تم ہر ایسے شخص کو (محولہ بالا حدیث کی رو سے) مسلمان سمجھتے ہوئے اس کے سیاسی اور معاشرتی حقوق کو ادا کرو گے۔ اس عہد کو نہیں توڑنا۔

غرض "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا" میں

ایک اصولی بات

بتائی تھی۔ اس کی بہت سی تفسیریں کی گئی ہیں ایک تفسیر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جو شخص ہماری طرح کی نماز پڑھتا ہے اور قبلہ رُخ ہو کر نماز ادا کرتا ہے۔ ویسے ہم ہر دُعا کے وقت قبلہ رُخ نہیں ہوتے مثلاً عید کی نماز ہے یا خطبہ جمعہ ہے بھی امام دُعائیں کر رہا ہوتا ہے حالانکہ اس وقت قبلہ کی طرف اس کی پُشت ہوتی ہے۔ اس کی رُوح تو قبلہ حاجات کی طرف ہی متوجہ ہوتی ہے لیکن اس کا چہرہ دوسری طرف ہوتا ہے اور پُشت قبلہ کی جانب ہوتی ہے۔ لیکن نماز ادا کرتے وقت ہم قبلہ رُخ ہوتے ہیں۔

اس میں میرے نزدیک ایک بڑا ہی لطیف اشارہ بھی ہے۔ مسلمانوں میں کئی فرقے پیدا ہو گئے۔ ہم ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں لیکن بعض لوگ مثلاً مالکی اور غالباً شافعی بھی نماز کے وقت ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ البتہ ایک مسلمان ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے یا ہاتھ چھوڑ کر پڑھے بہرحال اس کا رُخ قبلہ کی طرف ہوتا ہے

پس استقبل قبلتنا میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ ادائیگی نماز میں بھی اُمت میں اختلاف ہو سکتا ہے اور بعض دیگر چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے لیکن

ادائیگی نماز میں بنیادی چیز یہ ہے

کہ قبلہ کی طرف رُخ ہو۔ جس کا قبلہ کی طرف رُخ ہے اُسے تم یہ کہہ کر مسلمان کے حقوق سے محروم نہیں کر سکتے کہ تم نے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھی یا ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھی۔ جہاں میں کا نہ رہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ تم ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہو یا چونکہ (دوسری جگہ کوئی کہے) تم ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہو اس لئے تمہیں مسلمانوں کے حقوق سے محروم کیا جائے گا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ جس نے قبلہ رُخ ہو کر نماز ادا کی، ہاتھ باندھا یا چھوڑا۔ اس کے حقوق ایک مسلمان کے حقوق ہیں۔ یہ ادا ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک عہد باندھا ہے اور اسی کی طرف حدیث کے اس حصہ کی توجہ گئی ہے کہ

یہ ایک عہد ہے

جس کی ذمہ داری اللہ تعالےٰ نے امت مسلمہ پر ڈالی ہے۔ شارحین نے یہ لکھا ہے کہ (جو شخص محولہ بالا حدیث کی رو سے مسلمان کہلاتا ہے) وہ خدا کی حفاظت اور امان میں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اے مسلمانو! تم نے اس کی جان کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ تم نے اس کے مال کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ تم نے اس کی عزت کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ یہ نہیں کہ ایک شخص نماز مسلمانوں والی ادا کرتا ہے اور قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور ذبیحہ کھاتا ہے اور غیر ذبیحہ سے پرہیز کرتا ہے، تم اپنی طرف سے کچھ اصول بنا کر منہ سے گالیاں دینے لگ جاتے ہو۔ خدا معلوم گندہ دہانی مسلمانوں کے ایک گروہ میں کہاں سے آگھسی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گندہ زبانی اور فحش کلامی سے ثواب حاصل ہوتا ہے حالانکہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے جس کی شارحین نے بڑی وضاحت سے یہ تشریح کی ہے کہ ہر وہ شخص جو نماز مسلمانوں کی قبلہ رُخ ہو کر پڑھنے والا اور ہماری طرح ذبیحہ کھانے والا ہے اللہ تعالےٰ نے امت مسلمہ سے یہ عہد لیا ہے کہ اسکی جان اور مال اور عزت کی حفاظت کی جائے گی اور جو شخص اس کی جان اور مال اور عزت کی حفاظت نہیں کرتا۔ وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور آپؐ کے اسوہ اور قرآن کریم کی ہدایت کے خلاف کرتا ہے۔ آپؐ نے بڑی تاکید سے فرمایا ہے کہ یہ اللہ کا عہد ہے اس کو نہ توڑنا۔ ورنہ کیا ہوگا؟ آگے کچھ نہیں فرمایا کیونکہ ہر عقلمند آدمی جانتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کا عہد توڑتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ اس سے جو معاملہ کرتا ہے وہ مالک ہے اس لئے کو لرزاں اور ترساں اپنی زندگی کے دن گذارنے چاہئیں۔

شارحین نے

اس حدیث کی شرح

میں لکھا ہے فذٰلک المسلم الذی لہٗ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ میں ذمۃ اللہ اور ذمۃ رسولہ کے معنے یہ ہیں کہ "امانھما وعھدھما" یعنی انسان اللہ تعالےٰ اور رسول کی حفاظت اور امان میں اور اللہ تعالےٰ اور رسول نے جو عہد کیا ہے اسی عہد کے اندر آجاتا ہے۔ پھر فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ کی تشریح یہ کی گئی ہے کہ لا تخونوا اللہ فی عھدہ۔ اللہ تعالےٰ نے ایک عہد باندھ دیا ہے اس میں خیانت نہیں کرنی اور فلا تتعرضوا فی حقہٖ جو حق اس کا قائم کیا گیا ہے۔ اس میں تعرض نہیں کرنا اور اس کو ضائع کر کے فساد کے حالات نہیں پیدا کرنے۔ علاوہ ازیں اس کے یہ بھی معنے ہیں کہ "من مالہٖ ودمہٖ وعرضہٖ" یعنی اس کے مال کی حفاظت بھی اور اس کی جان کی حفاظت بھی اور اس کی عزت کی حفاظت بھی تمہارے ذمہ ہے۔

پس واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا میں اللہ تعالےٰ نے

ایک بڑی ہی حسین اور وسیع تعلیم

دی ہے اور اگر امت مسلمہ اس پر عمل کرے اور یہی خدا اور اس کا رسول چاہتے ہیں تو پھر ایک ایسی حسین فضاء اور معاشرہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کے متعلق حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "اختلاف اُمّتی رحمۃ"۔ بھائی بھائی میں اختلاف ہوتا ہے میاں بیوی میں اختلاف ہوتا ہے۔ ماں بیٹی میں اختلاف ہوتا ہے۔ باپ بیٹے میں اختلاف ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنی ہر مخلوق میں اپنی ایک شان ظاہر کی ہے کثرت مزاج انسانی خصوصیت خالقِ انسانی ثابت کرتی ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری طبیعتوں، مزاج اور عادات کے اندر اختلاف تو ہوتا ہے مثلاً کھانے میں ہزار اختلاف ہوتا ہے جس خاندان میں کھانے والے افراد زیادہ ہوں وہاں بڑی مشکل پڑ جاتی ہے۔ اور کئی دفعہ بعض ناسمجھوں کو اعتراض کا موقعہ بھی مل جاتا ہے۔ مثلاً ایک زمانے میں (خدا کرے اب بھی جماعت اس طرف متوجہ ہو)

ایک کھانے کا حکم تھا

اب جہاں دس بچے ہوں وہاں بعض کو ایک چیز پسند ہوتی ہے اور بعض کی اور۔ چنانچہ اس حکم کی رو سے ہر شخص کھائے گا تو ایک ہی کھانا لیکن گھر میں کھانے ایک سے زائد پکیں گے مثلاً میں بینگن نہیں کھاتا۔ اب یہ جو میں کی عادت ہے اس وقت تو جوانی کی عمر تھی جب یہ ایک کھانے کا حکم ہوا تھا) اس کی وجہ سے گھر میں صرف بینگن نہیں پک سکتا۔ اگر مجھے بھی گھر والوں نے کھانا دینا ہے تو وہ صرف بینگن نہیں پکا سکتے انہیں کچھ اور بھی پکانا پڑے گا۔ میرا ایک بیٹا ہے وہ گوشت نہیں کھاتا اور اس کے لئے ہمیں آلو اور اس قسم کی کوئی دوسری چیز تیار کرنی پڑتی ہے۔ بعض دفعہ تین تین چیزیں ایسی ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ خاندان کا ایک حصہ ایک چیز نہیں کھاتا، دوسرا ایک اور چیز نہیں کھاتا۔ اور تیسرا کوئی اور چیز نہیں کھاتا۔ البتہ ہر ایک آدمی ایک چیز کھا رہا ہوتا ہے۔ لیکن جو آدمی باہر سے آئے وہ یہی کہے گا کہ تمہارے دستر خوان پہ تین قسم کے کھانے رکھے ہوئے ہیں تفصیل کا اسے علم نہیں ہوگا۔ اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ بدظنی میں نہ پڑو۔

پس حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عادتوں کے لحاظ سے بھی اختلاف پیدا ہوگا اور بعض لوگوں کو میرے احکام اور حدیثیں ملیں گی اور بعض کو دوسری ملیں گی۔ یہ جو فقہی اختلافات ہیں یہ زیادہ تر اسی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن اس اختلاف کے نتیجہ میں امت میں زحمت نہیں ظاہر نہیں ہونی چاہیئے۔ اور وہ رحمت بھی ظاہر ہو سکتی ہے کہ

سارے مسلمان متحد اور ایک جان ہو جائیں

اور خدا اور اس کے رسول کے عاشق، فدائی اور جان نثار بن جائیں یہ ایک بڑا عجیب سبق ہے جو اُمّتِ محمدیہ کو اختلافات کے بدنتائج سے بچنے کے لئے دیا گیا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنا نہ شروع کر دینا۔ ایک دوسرے کے اموال کو اپنے اوپر جائز نہ قرار دے دینا۔ خدا نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ تم ایک فتوے دے کر ناجائز کو جائز قرار نہیں دے سکتے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اور میرا رسول ان کی عزتوں کے محافظ ہیں۔ تم اپنے ہوائے نفس کی پیروی کرتے ہوئے کسی کی بے عزتی نہ کرنا۔

اب آپ دیکھئے

الیکشن کے دنوں میں

بدزبانی نے کسی کو نہیں چھوڑا ان لوگوں پر بھی حملے کئے گئے جو بطور امیدوار کھڑے ہوئے تھے اور ان کی بیویوں اور بچوں کو بھی بدزبانی کا نشانہ بنایا گیا۔ ہم دُکھ میں پڑے رہتے تھے اور دعائیں کرتے رہتے تھے کہ اللہ تعالےٰ ان کو سمجھ عطا کرے۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شرفِ انسانی کا حسین پیغام لائے تھے۔ آپ نے عزتِ نفس انسانی کو قائم کیا تھا۔ لیکن لوگ اس کو بھول گئے اور ایک دوسرے کو گالیاں دینی شروع کر دیں اتہام لگانے شروع کر دیئے۔ وہ باتیں کہنی شروع کیں کہ ایک مسلمان کے منہ سے تو کیا ایک شریف غیر مسلم انسان کے منہ سے بھی نہیں نکل سکتیں۔ ہمارے پاس سوائے دعا کے اور کوئی چارہ نہ تھا اللہ تعالےٰ سے جتنی توفیق ملی دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ہدایت دے۔

اس وقت

انتخابات کا جو نتیجہ نکلا ہے

اس سے پتہ لگتا ہے کہ قوم ایک حد تک سیاست کے آخری مقصد کے حصول کے لئے قدم اُٹھا چکی ہے۔ الیکشن ہوئے۔ پھر مارشل لاء کے قانونی فریم ورک کے مطابق کانسٹی ٹیوشن یعنی دستور بنے گا۔ پھر ہمارے صدر صاحب اگر دیکھیں گے کہ قوم میں فساد نہیں پیدا ہوتا یا قوم کی یکجہتی اور اتحاد کے خلاف نہیں تو وہ اس کو منظور کریں گے۔ پھر سیاسی حقوق کا انتقال ہوگا۔ پھر اسمبلیاں بنیں گی جنہیں لیجسلیچر کہتے ہیں اور پھر یہ اسمبلیاں قوانین وضع کریں گی۔ اور مختلف پارٹیاں جو حکومت بنائیں گی۔ وہ اپنے اپنے پروگرام کے مطابق سکیمیں سوچیں گی مفید قوانین بنائیں گی۔ بہرحال یہ تو ایک لمبا عمل ہے البتہ ایک قدم عوام کے سیاسی حقوق کو قائم کرنے کی طرف اُٹھایا گیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو چیز پرانے تجربہ کار سیاست دانوں کی نظر سے اوجھل تھی اور جس کے نتیجہ میں انہیں شکست اُٹھانی پڑی وہ یہ تھی کہ

پچھلے ۲۳ سال میں

(جو پارٹیشن یعنی تقسیم ملک کے بعد ہماری قوم نے گذارے ہیں) ہر سال ووٹروں کا ایک نیا گروہ ووٹروں کی لسٹ میں شامل ہوتا تھا ہر سال ۲۰ سال سے ۲۱ سال کی عمر کو پانے والا ووٹروں کی لسٹ میں آجاتا تھا۔ اس قسم کے ۲۳ نئے گروہ ووٹروں کی فہرست میں شامل ہوئے۔ لیکن اس ۲۳ سال کے عرصہ میں ایک دفعہ بھی ان کو اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقعہ نہیں ملا کیونکہ عام رائے دہی کے اصول پر اس سے پہلے انتخاب نہیں ہوئے۔

اب یہ ۲۳ سال کا جو مجموعی گروہ ووٹروں کے حقوق حاصل کرنے والا اور ووٹروں کی فہرست میں داخل ہونے والا ہے یہ تھوڑا نہیں ہے میرے عام اندازے کے مطابق

ووٹروں کا ۴۰ فی صد ایسا ہے

جو اس ۲۳ سال میں ووٹ دینے کی عمر کو پہنچ کر ووٹر بنا اور جس نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ یہ ایک بڑی طاقت ہے جب کہ پہلے سیاستدانوں نے ان کو حقوق کی ادائیگی میں چھوڑ دیا تھا اور ان کی طرف توجہ نہیں کی گئی تھی اسی طرح اب بھی انہوں نے ان کی نبض پر اپنی انگلیاں نہیں رکھیں۔ ان کو پتہ نہیں تھا۔ یہ اسباب کو بھولے ہوئے تھے کہ اس ۲۳ سال کے عرصہ میں سیاست کے اندر ایک ایسا گروہ آگیا ہے (جو میرے اندازے کے مطابق ۴۰ فی صد ہے) جسے ووٹ دینے کا پہلی دفعہ موقعہ ملا۔

لہ: مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۲ جلد ۱

چنانچہ سب پارلیمنٹرین پرانی ڈگر پر چل رہے تھے مگر ان میں نئے گروہ بنے جسے میرے نزدیک YOUNG PAKISTAN (ینگ پاکستان) یعنی نوجوان پاکستان کہنا چاہیئے۔ انہ

نوجوان پاکستان نے یہ فیصلہ دیا

کہ وہ مذہبی اختلافات کے نتیجہ میں کسی کو لڑنے نہیں دیں گے۔ یہ ایک بڑا ہی عظیم فیصلہ ہے جو نوجوان پاکستان نے دیا ہے کوئی پندرہ بیس قومی اسمبلی کے امیدواروں کو احمدی کہہ کر ان کی مخالفت کی گئی۔ مگر اُن میں سے ایک نے بھی شکست نہیں کھائی۔

یہ فیصلہ ہوا کہ نوجوان پاکستان کا کہ تم مذہب میں اُلجھ کر ہمارے جائز حقوق سے ہمیں محروم کرنا چاہتے ہو ہم یہ نہیں ہونے دیں گے۔ اسلام نے ہمارے جو حقوق قائم کئے ہیں وہ ہمیں ملنے چاہئیں اور اب پہلے کی طرح کوئی مذہبی اختلاف اس راستے میں حائل نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

صوبائی اسمبلی کے انتخاب میں پانچ احمدی کامیاب ہوئے ہیں الحمد للہ جو ہمارے سب سے زیادہ مخالف تھے۔ میں ان کا نام نہیں لیتا۔ انہوں نے ہماری مخالفت میں بڑا زور لگایا تھا۔ انہوں نے مذہب کے نام پر اسلام کے نام پر فتنہ و فساد کی ایک آگ بھڑکا دی تھی۔ انہوں نے دُکان بڑی سجائی تھی بہت سارے لوگ اس دُکان کو، اس window show (شوونڈو) کو دیکھ کر سمجھتے تھے کہ اب پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ کئی احمدی دوست میرے پاس بڑے گھبرائے ہوئے آتے تھے مگر میں ان کو سمجھاتا تھا کہ کیا ہو جائے گا۔

ہوگا وہی جو خدا چاہے گا

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔ پنجاب میں ان سارے لوگوں میں سے ہارے ہوئے اور ایک جیتے ہوئے کے ووٹ مل کر چورانوے ہزار بنتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں ہمارے پانچ جیتنے والے دوستوں میں سے تین نے ایک لاکھ سے زائد ووٹ لئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کیونکہ جماعت احمدیہ کسی سیاسی پارٹی کے ساتھ تو تعلق اتحاد نہیں رکھتی۔

کسی ایک پارٹی کے ساتھ الحاق نہیں ہوسکتا تھا

ہمارے خلاف جھوٹ بھی بولے گئے۔ یہ سب کچھ کہا گیا لیکن واقعہ یہ ہے کہ بعض جگہ احمدیوں نے کہا کہ ہمارا کنونشن لیگ کے ساتھ تعلق ہے ہم نے کہا ٹھیک ہے تم ان کو ووٹ دو۔ خواہ یہ ہاریں یا جیتیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بعض قیوم لیگ سے تعلق رکھنے والے آئے وہ ہمارے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ ہماری جماعت کا خیال رکھتے تھے۔ شریف آدمیوں سے یہ دُنیا بسی ہوئی ہے وہاں مقامی جماعت احمدیہ نے کہا کہ ہم ان کو ووٹ دینا چاہتے ہیں۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے سیاست میں تو کوئی علم نہیں ملے گا۔ تمہارے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ تم اگر ان کو ووٹ دینا چاہتے ہو تو ان کو ووٹ دیدو۔ احسیبطر صاحب منظر ہمارے آزاد ممبر آئے۔ ان کا ہمارے ساتھ تعلق تھا نہ پیپلز پارٹی نے ان کو ٹکٹ دیا تھا۔ اور نہ کسی اور پارٹی نے ان کو ٹکٹ دیا تھا۔ چنانچہ وہ بھی آئے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے مقامی جماعتیں اگر تمہارے ساتھ ہیں تو وہ تمہیں ووٹ دے دیں گی۔

پس احمدیوں کے ووٹ مختلف سیاسی پارٹیوں میں تقسیم ہوگئے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے مگر

یہ بھی ایک حقیقت ہے

کہ جو پارٹی زیادہ صاحبِ فراست نکلی۔ اس نے اپنے تدبّر سے احمدیوں سے زیادہ خدمت لے لی یہ بھی اپنی جگہ صحیح ہے لیکن یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ہمارا کسی ایک پارٹی کے ساتھ الحاق ہے

غرض جو پارٹی اس وقت سب سے زیادہ کامیاب ہوئی ہے اور جس نے ہم سے سب سے زیادہ خدمت لی ہے اور ووٹ لئے ہیں اس کے متعلق دوسروں کا خیال ہے میرا جو خیال ہے وہ اس سے زیادہ ہے۔ مجھے بعض رپورٹیں لاہور سے آئی ہیں کہ اب) وہ کہتے ہیں کہ یہ (پیپلز پارٹی والے) اس واسطے جیت گئے کہ پندرہ لاکھ احمدی ووٹر ان کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ ہم نے کہیں مردم شماری نہیں کرائی اس واسطے کہہ نہیں سکتے کہ پندرہ لاکھ احمدی ووٹر تھے لیکن احمدی اور احمدیوں کے دوست اور تعلق رکھنے والے ووٹر جو اس پارٹی کو ملے وہ میرے اندازے کے مطابق پندرہ لاکھ نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔

ان مہینوں میں جو پیچھے گزرے ہیں، لوگوں میں جوش بھی تھا غلط باتیں بھی ہو رہی تھیں۔ اور اس عہد کو توڑا بھی جا رہا تھا جو خدا نے اپنے بندوں یا امت مسلمہ سے لیا تھا کہ دیکھو! معمولی معمولی اختلافات کی وجہ سے مسلمانوں کو ان کے سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی حقوق سے محروم نہ کرنا۔ ورنہ اس کے نتیجہ میں رحمت نہیں پیدا ہوگی۔ میرے پاس جو لوگ آتے تھے، میں ان کو سمجھاتا تھا کہ دیکھو!

ہم ایک غریب جماعت ہیں

دنیوی لحاظ سے ایک بے سہارا سا جماعت ہیں ایک ایسی جماعت کہ جو ہزاروں کے مقابلے میں ایک پتھر پھینکنے کی طاقت رکھتی ہے تو وہ بھی نہیں پھینک سکتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پتھر کا جواب پتھر سے نہیں دینا۔ اگر کروڑ گالیاں بھی ہمیں دی جاتی ہیں تو اگر کوئی نوجوان جوش میں آکر ایک گالی اس کروڑ کے مقابلہ میں دینا چاہتا ہے تو اس کے دماغ میں یہ بات مسلّط ہو جاتی ہے کہ ہمارے امام اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا تھا کہ

گالیاں سُن کر دعا دو

اس کی زبان پر ایک بات آتی ہے۔ وہیں رک جاتی ہے وہ اپنے مُنہ سے نہیں نکالتا۔

ان تمام حالات کے باوجود ۸۰ سالہ گالیوں اور ۸۰ سالہ کُفر کے فتووں نے نہ ہمارے چہروں سے مسکراہٹیں چھینیں اور نہ ہم سے قوتِ احسان کو چھینا۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے اور مسکراتے ہوئے اپنی زندگیاں گذار رہے ہیں۔ کوئی شخص خواہ وہ ساری عمر گالیاں دیتا رہا۔ جب بھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازے پہ آیا تو خالی ہاتھ واپس نہیں گیا۔ یہ قوتِ احسان ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ یہ اس کا بڑا فضل ہے انسان خود اس قوت کو پیدا نہیں کرسکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ

ہمارے اندر اللہ تعالیٰ نے قوتِ احسان کو پیدا کیا ہے

غرض جو آدمی آتا ہے اگر اس کا کام جائز ہے تو وہ کر دیا جاتا ہے یہ نہیں دیکھا نہیں جاتا کہ دو دن پہلے اس نے ہمیں نہایت گندی گالیاں دی تھیں اور اسی طرح اس نے ساری عمر گالیاں دینے میں گذار دی اور ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ ناجائز طور پر احمدیوں کو نقصان پہنچانے میں اگر کامیاب بھی ہوگیا تو کوئی بات نہیں۔ دُنیوی لحاظ سے ابتلا بھی آتا ہے ہم یہ نہیں دیکھتے صرف یہ دیکھتے ہیں کہ اس کا مطالبہ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے۔ تو وہ ہم سے تعلق رکھنے والا ہے یا ہماری مخالفت کرنے والا ہے اس کو خالی ہاتھ نہیں جانے دیتے۔ ہم اس کی مدد کرتے ہیں۔

پس اسی قسم کی ۸۰ سالہ مخالفت جو اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاری نہیں تھی، اس کے نتیجہ میں بھی

نہ ہماری مسکراہٹیں چھینی گئیں

اور نہ ہم سے قوتِ احسان چھینی گئی۔ اب جس آدمی کے ساتھ آپ پیار کا اور محبت کا تعلق رکھتے ہیں یا جس کے ساتھ آپ ہمدردی اور غمخواری کرتے ہیں۔ وقت پر اس کے کام آتے ہیں مصیبت کے وقت اس کی مصیبت دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو وہ سمجھتا ہے کہ ذات کے ہم ایک نہیں لیکن ہمارے دل ایک ہی قسم کی حرکت کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ دوست بن جاتے ہیں۔ جس وقت ایسے وقت آتے ہیں تو اگر وہ دلیر ہیں اور اگر ان کے حالات ان کو اجازت دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ جدھر تم جاؤ گے اُدھر ہم جائیں گے لیکن اگر ان کے حالات اجازت نہ دیں تو وہ ہمارے کان میں آکر کہتے ہیں۔ تم فکر نہ کرو ہم جائیں گے۔ ان کے راستے سے مگر ووٹ نہیں دیں گے۔ پس

ہماری قوتِ احسان

اور ہمارے پیار اور ہماری محبت کے نتیجہ میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ہمارا ساتھ دیتے ہیں۔ اس نئے احمدی ووٹ نہیں بلکہ حلقے میں بھی جدھر احمدی گیا وہ اپنے ساتھ دُگنے تگنے ووٹ لے کر گیا۔

بعض عقلمندوں کو الیکشن سے پہلے یہ نکتہ سمجھ آگیا تھا۔ چنانچہ گجرات سے ہمارے ایک دوست آئے۔ وہ احمدی نہیں تھے کہ آپ میری مدد کریں۔ وہ خود ہی کہنے لگے کہ میرے حلقہ انتخاب میں سات ہزار احمدی ووٹ ہے اور میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ۲۵۔۳۰ ہزار ووٹ آپ کے ہیں۔ جدھر یہ سات ہزار جائے گا اُدھر ہی یہ ۲۵۔۳۰ ہزار ووٹ بھی ساتھ جائے گا اس لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ میری مدد کریں۔ میں بڑا خوش ہوا۔ میں نے اس سے کہا

میں اس لئے خوش ہوں

کہ جو چیز بہت سے لوگوں کے سامنے نہیں آئی اور وہ سوچتے نہیں، وہ تمہارے دماغ میں آگئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اس کے لئے کام کرنے کی توفیق دی اور وہ انتخاب میں کامیاب ہوگیا حالانکہ اس کا بڑا سخت مقابلہ تھا ایک بڑا ہی ظالم قسم کا آدمی اس کے خلاف کھڑا تھا۔ جو لوگوں کے حقوق مارنے والا تھا اور اس نے بڑی ہی دھمکیاں دیں (احمدیوں کو نہیں۔ احمدی تو دھمکی کی پرواہ ہی نہیں کرتے) اور دوسرے ووٹروں کو اس نے بہت ستایا، بہت کچھ کیا۔ لیکن کامیاب نہیں ہوسکا۔ غرض احمدیوں کے شامل ہونے سے اللہ تعالیٰ کا فضل بھی شامل ہو جاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو طبیب اپنے مریض کے لئے دُعا نہیں کرتا وہ بڑا ظالم ہے تو جو ووٹر احمدی ہے، جس کے حق میں اس نے ووٹ ڈالنا ہے اگر وہ اس کے حق میں دُعا نہیں کر رہا تو وہ بھی ظالم ہے کیونکہ اصل چیز تو دُعا ہے۔ اس کے فضل کے بغیر تو کچھ نہیں ہوسکتا۔

... ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو

دُنیا کا فلسفہ

... ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ میری مدد کریں میرے آپ کے ساتھ بہت تعلقات ہیں۔ میں نے کہا بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ٹھیک ہے تم نے جماعت سے تعلقات بھی رکھے ہونگے لیکن اب ہم مدد کر چکے ہیں تم دیر بعد آئے ہو۔ ورنہ اگر تم پہلے آجاتے تو تمہاری مدد کر دیتے۔ وہ کہنے لگا کہ اچھا اگر اُن سے مدد کا وعدہ کر دیا ہے تو میرے لئے دعا کریں۔ میں نے کہا دُعا ادھر اکٹھی نہیں ... ان کا مادم کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ دُنیا کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتے، اسلام کی روح سے واقف نہیں ہوتے اسلئے اس قسم کے خیالات ... اور ان کا اظہار کر جاتے ہیں۔

... احمدی کو وعدہ جاتے گا ... احمدی کی دنیا بھی اسی راستے پر چل رہی ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب ... اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسی ناممکن باتیں ممکن بنا دی ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

جو لوگ ہماری مخالفت کرتے رہے

... ہمیں تنگ کرتے رہے، ڈراتے دھمکاتے رہے۔ ان کے متعلق میرے دل ... خواہش پیدا ہوتی تھی کہ ان کو شکست ... میں ان کی شکست کے لئے دعائیں ... کرتا تھا۔ جب ان کے خلاف کھڑے ... والوں سے جماعت نے وعدہ ... کر دیا لیکن جب میں کہوں تم زور لگا دو تم ... نہیں سکتے۔ یہ تو بڑا مضبوط ... رسوخ والا ہے اس ... قاتل اور خونخوار قسم ... رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ... اعلان کر دیا ہے کہ جو انہیں ووٹ نہیں دے گا اُسے وہ شوٹ کر دیں گے وغیرہ وغیرہ۔

یہ باتیں صحیح تھیں یا غلط بہرحال لوگ ... ایسی باتیں سناتے رہتے تھے۔ ... ان کا پتہ ہی نہیں لگا کہاں گئے؟ اس ...

... کامیابی کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

... دفعہ اللہ تعالیٰ کسی کو ابتلاء ... امتحان میں ڈالتا ہے اور ... دے دیتا ہے یعنی دُنیا کی کامیابی ... تعالیٰ کا فضل ... اور برکت اور رحمت ... ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی اس کا ذکر موجود ہے یعنی کبھی انعام اور عطا کے طور پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ کبھی ابتلاء کے طور پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ آزماتا ہے۔ لیکن اس کی آزمائش میں بھی ہمارے لئے رحمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ البتہ جو انعام اصطفیٰ کے طور پر یعنی اپنی محبت اور قرب کے اظہار کے طور پر وہ جماعت احمدیہ پر نازل کرتا اور اُن سے پیار کرتا ہے اُن کا تو شمار ہی کوئی نہیں! ... بہت الحمد للہ پڑھو اور اپنے رب کے حضور گرو اور اس سے کہو کہ ہم تیرے ناچیز بندے ہیں۔ تیرے فضلوں کا تو شمار نہیں ہے۔ ہماری زبانیں ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ شکر ادا کرنا چاہے تو شکر ادا نہیں کر سکتا۔

اور

یہ دُعا بھی کرو

کہ اے اللہ! تو نے اپنے بندوں کے لئے بہتری کے کچھ سامان پیدا کرنے شروع کئے ہیں۔ وہ مظلوم اور محروم جو ہر طرف سے دھتکارے ہوئے اور ذلیل سمجھے جانے والے اور حقیر کہلانے والے جنہیں لوگ عوام کہتے ہیں یہ تیرے بندے اب اپنی فردوس کے راستے پر قدم اُٹھانے لگ گئے ہیں تو ایسی تدبیر کر آسمانوں سے اور ایسا حکم نازل کر کہ یہ اپنی منزل مقصود کو پہنچ جائیں اور وہ حسین معاشرہ جو اسلام کا معاشرہ ہے۔ جو دُنیا کی کسی اور قوم کے دماغ میں بھی نہیں آسکتا تھا، وہ معاشرہ قائم ہو جائے اور ہر مظلوم ظلم سے نجات اور رحمت کا راحت حاصل کرے اور ہر محروم کو خواہ وہ مانگے یا نہ مانگے جس سے بھی محروم ہو اس کے حقوق اسے مل جائیں۔ اقتصادی بھی اور عزتِ نفس کے لحاظ سے بھی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

کہ آپ میں سے جو امیر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے وہ اس چیز کو نہ بھولیں آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تمہارے پاس آتا ہے۔ تم اس کی عزت اور احترام کرو خواہ وہ بہترین لباس میں ملبوس ہو کر تمہارے پاس آئے۔ یا چیتھڑوں میں لپٹا ہوا تمہارے پاس آئے۔ کیونکہ وہ ایک انسان ہے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی عزت ہے۔ تمہاری نگاہ میں وہ چیز نہیں ہونی چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نہیں ہے۔ تمہاری نگاہ میں بھی وہی چیز ہونی چاہیئے جو تمہارے پیدا کرنے والے رب کی نگاہ میں ہے۔ اس لئے

ہر ایک کے ساتھ پیار اور محبت اور عزت اور احترام کے ساتھ ملو

اور کوئی جتنا کسی کا بھلا کر سکتا ہے اتنا بھلا کرے "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا" اس کے بعد پھر گرفت نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ ایک دھیلے کی بھلائی کر سکتے ہیں اور وہ نہیں کرتے (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے) تو خدا تعالیٰ کا شدید غضب صرف ایک دھیلے کی بھلائی نہ کرنے کی وجہ سے نازل ہو سکتا ہے۔ پس لرزاں و ترساں اور خوف کے ساتھ اور اس جذبہ کے ساتھ اور محبت ذاتیہ کے ساتھ (کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں مل جائے) جماعت اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے۔

اب اسلام کی نوبہار کا زمانہ آگیا ہے

(اس پر تو میں انشاء اللہ جلسہ سالانہ کی تقریر میں زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالوں گا) اب وقت آگیا ہے کہ دُنیا اسلام کی نوبہار دیکھے اور جس طرح بنی نوع انسان نے اس رحمۃ للعالمین کی رحمت سے پہلے زمانے میں، اسلام کی نشأۃ اُولیٰ میں فائدہ اٹھایا اور حصہ لیا تھا، اسی طرح اب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کے وقت جو احمدیت کے روپ میں دُنیا دیکھ رہی ہے، ساری دُنیا ایک ہو کر اسلام کے حسن و احسان کے جلوے دیکھنے والی ہو۔

پس

آپ دعاؤں میں وقت گذاریں

جلسہ سالانہ کے لئے دُعائیں کریں۔ مخالف تو اپنی تدبیریں سوچتا اور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور جماعت کے ہر فرد کو اور جماعت کو بحیثیت مجموعی محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے حفاظت کے لئے آسمانوں سے اتنی تعداد میں اُتار دے جتنی تعداد میں اس وقت مجموعی طور پر جماعت کو ان کی مدد کی ضرورت ہے۔

اَللّٰھُمَّ آمین

میری تائی اماں مرحومہ

۱۴ دسمبر ۱۹۷۰ء بروز دوشنبہ کی درمیانی شب بوقت گیارہ بجے میری تائی اماں محترمہ رحمت بی صاحبہ ہم سے جُدا ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اور یوں ہمارے خاندان کا ایک بزرگ سایہ ہمارے سروں سے ڈھل گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو مضبوط دل و حوصلہ ... عطا فرمایا تھا۔ ماشاء اللہ چھ بچے تھے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ محمد حشمت اللہ صاحب۔ عنایت اللہ صاحب۔ رحمت اللہ صاحب۔ فرحت اللہ صاحب۔ فاطمہ بیگم صاحبہ، سکینہ بیگم صاحبہ۔ ان چھ بچوں کی کم سنی میں ہی ان کے شوہر یعنی میرے تایا غلام محمد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ مرحومہ نے شوہر کی وفات کے بعد اپنی اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت جس خوش اسلوبی سے انجام دی۔ اس کے نتیجہ میں آج اللہ کے فضل سے سب بچے دین کے خادم اور بارو‌زگار ہیں۔ الحمد للہ خود آپ سلسلہ کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ نماز و روزہ تو آپ کے گلے کا ہار تھے۔ بڑی ہی صابر طبیعت پائی تھی۔ اپنی طویل علالت کے دوران خدا کی رضا پر راضی رہنے کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ کبھی آپ کی زبان سے کوئی ناشکری کا کلمہ نہیں نکلا۔

جملہ احباب و بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور مرحومہ کے بچوں کا خود کفیل ہو۔ آمین

خاکسار غلام محمد احمدی چنتہ پورہ

بائیبل کے نئے تراجم پر ایک نظر

تحریف اور الحاق کی بعض مثالیں

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵- رستم پارک نواں کوٹ لاہور۔

کیتھولک بائیبل کے ترجمہ پر ایک نظر

کیتھولکس نے بھی اس بشارت کو تحریف و الحاق کے پردوں میں چھپانے کی پوری کوشش کی ہے۔ جو بعثتِ آنحضرت صلعم سے متعلق ہے۔

۱۹۲۵ء میں کیتھولک ٹریکٹ سوسائٹی لاہور کی طرف سے بائیبل کا اردو ترجمہ شائع ہوا اس میں یہ بشارت بغیر کسی تبدیلی کے موجود ہے۔

۱۹۲۵ء میں مشہور کیتھولک عالم رونلڈ ناکس نے لاطینی بائیبل کے نسخہ ولگیٹ کا انگریزی ترجمہ شائع کیا اس کام میں انہیں ویٹی کن کی تائید حاصل تھی۔ اس میں بھی یہ بشارت معمولی تغیر کے ساتھ من وعن موجود ہے۔

۱۹۵۸ء میں سوسائٹی آف سینٹ پال رومانے تصحیح شدہ اُردو ترجمہ شائع کیا اس میں بشارت کا ترجمہ لاطینی بائیبل کے مطابق نہیں بلکہ آزاد ترجمہ کر دیا گیا۔ کیتھولک لاطینی متن کو مستند سمجھتے ہیں لیکن اس بشارت کے لئے انہوں نے آزاد ترجمہ کو ترجیح دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں حسب ذیل نوٹ دینا پڑا

اس آیت کے عبرانی حروف کا ترجمہ دیا گیا جو آج کل کے مفسرین کی عام رائے کے مطابق زیادہ درست معلوم ہوتا ہے۔

ساری بائیبل کا ترجمہ لاطینی متن کے مطابق ہے اس بشارت کا متن وہ لے لیا گیا جو کہ عصر حاضر کے علماء اپنی رائے سے متعین کرتے ہیں۔ اب ترجمہ کا فرق ملاحظہ ہو۔

۱۹۲۵ء کی شائع شدہ بائیبل اور ۱۹۵۸ء کی بائیبل کا موازنہ درج ذیل ہے۔

۱۹۲۵ء کا ترجمہ

۱- خداوند سینا سے آیا
۲- اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا
۳- وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔
۴- وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔
۵- اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔
۶- اس نے لوگوں کو پیار کیا۔
۷- سب مقدسین تیرے ہاتھ میں ہیں۔
۸- اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک سجدہ کرتے ہیں۔
۹- وہ تیری باتوں سے روشنی حاصل کریں گے
موسیٰ نے ہم کو ایک شریعت کا حکم دیا

۱۹۵۸ء کا ترجمہ

۱- خداوند سینا سے آیا
۲- اور سعیر سے اپنی قوم پر طلوع ہوا۔
۳- وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔
۴- اور مریبہ قادیش (مقام) میں آیا۔
۵- اور اس کے داہنے ہاتھ سے شعلہ زن آتش پھوٹ نکلی۔
۶- اس کے قہر نے اقوام کو تباہ کیا۔
۷- اس کے تمام مقدسین تیرے ہاتھ میں تھے
۸- اور وہ تیرے قدموں میں بیٹھے۔
۹- انہوں نے اس کی باتوں سے روشنی پائی شریعت کا حکم جو اس نے فرمایا۔

بشارت میں یہ تبدیلی کیوں کی گئی۔ حاشیہ پر مزید لکھا ہے کہ۔

"اگر اسرائیل کے کوچ کی چار منازل یعنی سینا، شعیر، فاران اور مریبہ قادیش ہیں اس لئے یہی ترجمہ درست معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ان مقامات پر خدائے قادر نے خاص طور پر موسیٰ کے ذریعہ اپنی قدرت ظاہر کی۔"

اب کیتھولک بائیبل سے ہی ایک قطعی ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ترجمہ سراسر باطل ہے "دس ہزار قدسیوں میں سے" کے لئے عبرانی لفظ "مِریبا بوتھ قدش" ہے جسے مریبہ قادیش بنا دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ مقام بنی اسرائیل کی منزل سفر تھی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس بشارت کو انبیائے بنی اسرائیل برابر دہراتے رہے۔ ان کے ذہن مریبہ قادیش مقام کی طرف کیوں منتقل نہیں ہوئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں:-
میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں افضل ہے۔
(نشید الاناشید $\frac{5}{1}$
کیتھولک بائیبل ۱۹۵۸ء)

انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے بھائی یہودا کہتے ہیں۔
حنوک نے جو آدم کی ساتویں پشت میں تھا۔۔۔۔ نبوت کی کہ دیکھو خداوند اپنے دس ہزار مقدسوں کے ساتھ آتا ہے۔
(یہودا کا مکتوب $\frac{1}{14}$
کیتھولک بائیبل ۱۹۲۵ء)

کیتھولک بائیبل میں "یشوع بن سیراخ" کا ایک صحیفہ حکمت بھی شامل ہے۔ (پراٹسٹنٹ بائیبل میں نہیں ہے) اس میں لکھا ہے کہ۔

"داؤد نے جالوت کے مقابلہ پر خداوند حق تعالیٰ کو پکارا تو اس نے اس کے داہنے ہاتھ کو قوت دی کہ بڑے جنگجو آدمی کو قتل کرے اور اپنی قوم کا سینگ اونچا کرے پس انہوں نے
"دس ہزار"
کے نعرے سے اس کی توصیف کی اور خداوند کی برکات سے اس کی تعریف کی۔"
(یشوع بن سیراخ ۴۷: ۷-۵
کیتھولک بائیبل ۱۹۵۸ء)

دس ہزار کا لفظ کیتھولک بائیبل میں اسی طرح قاموں میں لکھا گیا ہے۔ اس میں تورات کی بشارت کی طرح واضح اشارہ ہے تورات میں لکھا تھا۔

"وہ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اس کے داہنے ہاتھ امت کے اشدّوتہ ہیں۔"

اشدوۃ کے معنے آتشی شریعت کے بھی ہیں اگر اس لفظ کو اش + دوۃ سے مرکب سمجھا جائے۔ اصل قرأت میں اشدوۃ ایک مفرد اور مستقل لفظ ہے۔ جس کے معنی

اشدّاء علی الکفار

کے ہیں نیو ورلڈ ٹرانسلیشن میں اس کا ترجمہ Warriors کیا گیا ہے یعنی جنگجو مردان خدا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی فتح عظیم پر بنی اسرائیل نے تورات کے اس حصہ کی تلاوت کی جس میں دس ہزار قدسیوں کا ذکر ہے۔ اور برکات موسوی سے اس کی تعریف کے قرائن درج ذیل ہیں۔

۱- "دس ہزار قدسیوں والی بشارت تورات میں لکھا ہے۔ یہ وہ برکت ہے جس سے مرد خدا موسیٰ نے اپنی وفات سے پیشتر بنی اسرائیل کو دعا دی۔"
(استثناء ۳۳: ۱)

یشوع بن سیراخ میں ہے۔ "انہوں نے خداوند کی برکات سے اس کی تعریف کی۔" ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل اس وقت اسی بشارت کی تلاوت میں رطب اللسان تھے جس میں برکات موسوی کا ذکر ہے۔

۲- بشارت تورات میں ہے کہ اس کے داہنے ہاتھ میں امت کے اشدّوتہ ہیں یعنی جنگجو مردان خدا یشوع بن سیراخ میں ہے

"اس نے داہنے ہاتھ کو قوت دی کہ بڑے جنگجو آدمی کو قتل کرے اور اپنی قوم کا سینگ اونچا کرے۔"

۳- تورات میں ہے۔
اس کے ساتھ دس ہزار قدوسی ہیں۔ یشوع بن سیراخ میں ہے۔
پس انہوں نے "دس ہزار" کے نعرے سے اس کی توصیف کی۔

یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ بنی اسرائیل حضرت داؤد اور جالوت کے مقابلہ اور فتح کی خوشی میں بشارتِ تورات تلاوت کر رہے تھے۔

الغرض حضرت داؤد حضرت سلیمان اور حضرت مسیح علیہم السلام کے وقت کے علماء بنی اسرائیل کے ذہن میں وہ معنے کبھی نہیں آئے جو عصر حاضر کے علماء کتمان حق کے لئے کر رہے ہیں اور جن معنوں کو کیتھولکس نے مستند لاطینی متن کو نظر انداز کر کے اپنایا ہے۔ پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ بنی اسرائیل کے جن منازل سفر کے پیش نظر یہ ترجمہ کیا گیا وہاں تو بنی اسرائیل نے سرتابی اور غداری کا مظاہرہ کیا تھا اور چالیس سال کے لئے مغضوب اور مردود قرار پائے۔

فاران کے بیابان میں پہنچ کر بنی اسرائیل نے کنعان میں داخل ہونے سے انکار کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری محبت تم سے اٹھ گئی ہے۔
(گنتی $\frac{2}{14}$ باب ۹)

"مریبہ قادیش کے متعلق لکھا ہے۔ کیونکہ تم دونوں (موسیٰ و ہارون) نے بنی اسرائیل کے درمیان۔۔۔۔۔۔ مریبہ قادیش کے پانی پر میرے خلاف قصور کیا اور بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نہ کی پس اس ملک میں جو تیرے سامنے ہے۔۔۔۔ تو نظر کرے گا مگر اس میں داخل نہ ہو گا۔"

یہ الفاظ استثناء ۳۲ باب کی بشارت کے سیاق میں موجود نہیں۔ یعنی ۳۲ باب کے آخر میں مریبہ قادیش میں بنی اسرائیل نے کوتاہی کی جس پر فرمایا ہے فاران اور مریبہ قادیش میں بنی اسرائیل نے کوتاہی کی مگر اگلے باب میں ان کی تعریف ہو رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ظہور کی جگہ ان مقامات کو قرار دے دیا گیا پھر شعیر میں تو بنی عیسو قابض تھے انہیں داخل ہونے کی بھی اجازت نہ ملی اگر یہ منازل سفر مراد تھیں تو بشارت کا مفہوم کچھ اور ہو جاتا ہے۔

اے بنی اسرائیل! اس نعمت اور برکت

گویا کہ ... لشلات ... دینا ہے تم ... اور توریت ... شریعت ... سرفراز فرمایا یاں اسحٰق برکت کو جو ... نعمت و تصویر کشی میں تمہیں پہنچنے بھی نہیں دیا۔ تم ... عیسو کے خوف سے کنی کترا کر گذر گئے یوں ہوتی ہے خدا کی تجلی۔

فاران کے بیابان پر ... تم نے ... شان خداوندی کا مظاہرہ کیا اور ارض فلسطین میں داخل ہونے سے انکار کر دیا یہ تھی خداوند یسوع مسیح کی ... گردی۔

جب مریبہ قادیش میں پہنچے تو اشتعال ہو گئی خود موسیٰ اور ہارون بگڑ گئے۔ اس طرح خداوند کو گرنا پڑا تا مریبہ قادیش میں آیا (نعوذ باللہ) اب ان لوگوں کو جنہوں نے ارض مقدس میں داخل ہونے سے انکار کر دیا برا نہ کہو وہ تمام کے تمام مقدسین ہیں جو کہ تیرے قدموں میں بیٹھے تیری باتوں اور شریعت سے اپنے قساوت کو منور کر رہے ہیں۔

العیاذ باللہ علماء بائبل کی تفسیر کا نقشہ کچھ یوں ہی جمتا ہے۔ یہ تفسیر باطل ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ اس میں کوہ فاران سے برپا ہونے والے پیغمبر اور اس کے صحابہ جاں نثار کی بشارت ہے کوہ فاران کی تورات میں ھُوَ فاران کہا گیا عبرانی کا ھُوَ عربی کا حُر ہے فاران جبال حجاز اور حرات حجاز کا نام ہے۔

ملاحظہ ہو ...

(عربیبیا اینڈ بائبل از مونٹ گمری صہ ۸۳)

ابن ہشام میں ہے کہ فتح مکہ کے وقت پورے دس ہزار قدوسی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان میں تھے یہ پیشگوئی شان و جلال سے پوری ہوئی

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ ...
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ

کا نظارہ چشم فلک دیکھ چکی ہے۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

نیو انگلش بائبل کے ترجمہ پر ایک نظر

نیو انگلش بائبل "New English Bible" کے نام سے جناح برطانیہ کی پروٹسٹنٹ جماعتوں کے بیسیوں علماء نے ربع صدی کی تحقیق و تدقیق کے بعد ایک بالکل نیا ترجمہ تیار کیا ہے ۱۹۷۰ میں یہ ترجمہ منظر عام پر آیا۔

اس ترجمہ کے حواشی سے یہ امر ظاہر ہے کہ نئے عہد نامہ کی طرح پرانے عہد نامہ میں بھی بعض آیات الحاقی ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آیات کی ترتیب بھی کئی جگہ درست نہیں۔ بائبل

کے دو ہزار سالہ نسخوں کے انکشاف اور ان سے موازنہ اور مقابلہ کے بعد حیرت انگیز باتیں منصہ شہود پر آئی ہیں نیو انگلش بائبل کے جہاں مفید پہلو ہیں وہاں ایک افسوسناک جسارت قابل ذکر ہے اور وہ ہے آنے والے عظیم الشان پیغمبر کی بشارات میں تغیر و تبدل

علماء بائبل میں آجکل یہودیت اور یہودی علم کلام کا غلبہ ہے۔ عیسائی علماء غیر شعوری طور پر ادھر جھکے ہوئے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ یہودی نقطہ نظر تفسیر معانی میں بھی دخیل ہے

تورات کی مشہور بشارت ہے

"خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا"

یہودی کہتے ہیں کہ بھائیوں سے مراد یہاں صرف بنی اسرائیل ہیں ذریت اسرائیل سے ایک موسیٰ ثانی پیدا ہوگا جو کہ مسیحا بن کر آئے گا عیسائی کہتے ہیں کہ اس بشارت کے مصداق حضرت مسیح علیہ السلام ہیں یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ بن باپ پیدا ہونے کی وجہ سے کیا آپ بنی اسرائیل کے بھائی ہو سکتے ہیں نصاریٰ کو یہ مسلم ہے کہ ان کے آقا کسی اسرائیلی مرد کے نطفہ سے نہیں ہیں بلکہ محض روح القدس کے نفخ سے پیدا ہوئے۔

(لوقا ۱: ۳۴ و ۳۵) ... اندریں صورت وہ بنی اسرائیل کے بھائی کیسے ہوئے؟

قرن اوّل کے عیسائیوں کی نظموں کا مجموعہ آثار سے منکشف ہوا ہے۔ اس میں بعض نظمیں جس میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا سے مخاطب ہیں۔ ایک نظم میں اس حقیقت کا اظہار ہے۔ کہ میں بنی اسرائیل کا بھائی نہیں ہوں اقتباس ملاحظہ ہو۔

"میرے دائیں ہاتھ میں آسیب (لقا) ہے۔ اور میں نے ان کی تلخی کو اپنی مٹھاس میں سمو لیا اور میں ہلاک و برباد نہ ہوا کیوں کہ میں ان کا بھائی نہ تھا نہ میری پیدائش ان کی پیدائش کی طرح تھی وہ میری موت کے متلاشی تھے لیکن وہ اسے پا نہ سکے"

The lost Book of the Bible by the world Publishing company Newyork odi: of Soloman No, 28

الغرض حضرت مسیح علیہ السلام جو تورات کے تابع نبی تھے موسیٰ ثانی نہیں ہو سکتے نہ وہ بنی اسرائیل کے بھائی تھے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"ایسا شخص جو کسی اسرائیلی مرد کے نطفہ میں سے نہیں ہے ... وہ کسی طرح بنی اسرائیل کا بھائی نہیں کہلا سکتا"

(تحفہ گولڑویہ صہ ۱۹۹)

اس میں کوئی شک نہیں کہ تورات میں جگہ جگہ تمہارے بھائیوں سے مراد خود بنی اسرائیل ہیں۔ لیکن بنی اسماعیل کو بھی ایک نہیں دو جگہ بنی اسرائیل کے بھائی کہا گیا ہے۔ بشارت تورات میں ایک مضبوط قرینہ موجود ہے۔ کہ تمہارے بھائیوں سے یہاں بنی اسرائیل مراد نہیں ہو سکتے۔ کیوں کہ سیاق کلام میں یہ ذکر ہے کہ بنی اسرائیل نے دیدار الٰہی سے یکسر انکار کر دیا اس کفران نعمت کی وجہ سے یہ ارشاد ہوا کہ اب مثیل موسیٰ ان کے بھائیوں میں برپا ہوگا یعنی ایک دوسری ابراہیمی شاخ میں سے آئے گا اسی حقیقت کی طرف حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی اشارہ کیا ہے۔ کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور ایک دوسری قوم کے سپرد کی جائے گی جو کہ اس کے پھل لائے گی نصاریٰ نے ان حقائق کو نہ سمجھتے ہوئے اب معنی ہی تبدیل کر دیئے آج نیو انگلش بائبل میں یہ بشارت بایں الفاظ درج ہے

"I will raise up for them a Prophet like you one of their own rase."

میں ان کے لئے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ جو کہ بنی اسرائیل کی اپنی ذریت و نسل کا فرد ہوگا۔

(استثناء ۱۸:۱۸)

لیجئے اب "تیرے بھائیوں میں سے" ترجمہ متروک ہو گیا اور اس کی جگہ ذریت اسرائیل کا ایک فرد ترجمہ کر دیا گیا۔

(باقی)

وقف جدید کے نئے سال کیلئے
اپنے وعدہ جات سے جلد مطلع فرماویں

قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ وقف جدید کا نیا سال مورخہ یکم صلح جنوری سنہ ۱۹۷۱ء / ۱۳۵۰ ہش سے شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض جماعتوں نے نہ صرف اپنے وعدہ جات پیش فرمائے ہیں بلکہ ان میں سے بعض احباب نے اپنے وعدہ جات کی نقد ادائگی کر کے اپنے اس دینی فرض کو ادا کیا ہے۔

چونکہ ابھی تک متعدد جماعتوں اور افراد کی طرف سے وعدوں کی اطلاع کا انتظار ہے۔ اس لئے ایسے احباب یا عہدیداران جنہوں نے تاحال اپنے جماعتوں کے وعدوں کی اطلاع نہیں بھجوائی ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلد نئے سال کے وعدوں کی اطلاع دفتر میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ آمدہ وعدوں کی وصولی کی ابتدائی فہرست حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جا چکی ہے اور دوسری فہرست انشاء اللہ تعالیٰ فروری کے آخری ہفتہ میں ارسال کی جائے گی۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دُعا

۱۔ خاکسارہ کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔ اس سلسلے میں خاکسارہ نے اعانت بدر میں مبلغ دس روپے بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیئے ہیں تمام صحابہ کرام بزرگان جماعت اور درویشان قادیان سے کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا کرتی ہوں نیز خاکسارہ کے شوہر کی کامیاب زندگی کے لئے بھی درخواست دُعا ہے۔ خاکسارہ: صفیہ بیگم آسنور (کشمیر)

۲۔ اس سال خاکسارہ بی۔ای۔بی گرلز ٹریننگ سکول میں زیر ٹریننگ ہے۔ اب امتحانات قریب تر ہیں نمایاں کامیابی کے لئے نیز اپنے والدین کی صحت یابی و عمر درازی کے لئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خاکسارہ: سیدہ فاطمہ سیفی
بیسج بہسالہ (کشمیر)

عیدالاضحیٰ کی قربانیوں کا اصل مقصد

از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر

اسلام نے دُنیا کی حکمت و فلسفہ کا درس دیا اور ہر ایک چیز کی روح و مغز کو اصل مقصد قرار دیا۔ عیدالاضحیٰ کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دلی جذبات اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے جذبہ اطاعت و فرمانبرداری کی بے مثال یادگار ہے اور جسے ہم صدیوں نہیں بلکہ ہزاروں برسوں سے مناتے چلے آرہے ہیں۔ افسوس کہ اس عظیم قربانی کی روح و حقیقت سے بہت کم مسلمان آگاہ ہیں۔ قرآن کریم کا ہر ایک اصول کسی نہ کسی مقصد اور حقیقت پر مبنی ہے۔ ظاہری اعمال کی پابندی کا حکم اسلام نے اس لئے دیا ہے کہ وہ جذبات و احساسات حقہ کسی انسان میں پیدا ہو جائیں جو شریعت اسلامیہ کا مقصد حقیقی ہے۔

اسلامی عبادات

اسلام نے نماز کا حکم دیا تو اس کی حقیقت پر روشنی ڈالی اور فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ کہ نماز کا اصلی مقصد بے حیائی اور ناپسندیدہ حرکات سے مجتنب رہنا ہے۔ گویا صبغۃ اللہ کے احسن رنگ میں رنگین ہونے کا نام نماز ہے اگر کسی شخص میں یہ خوبیاں پیدا نہ ہوں اور ان مناقبات سے بہرہ ور نہ ہو تو اُس کی نماز کا اصل مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اسی طرح روزہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ صرف بھوک و پیاس کا نام نہیں بلکہ بھوکا اور پیاسا اس لئے رہا جائے تا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کہ تم متقی و پرہیزگار بن جاؤ۔ غرضیکہ ہر ایک عمل جس کا اسلام نے ظاہری طور پر بجا لانے کا حکم دیا ہے۔ اُس کے اصلی مقصد کو بھی ساتھ ہی بیان فرما دیا ہے۔

عید کی قربانیاں

اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں قربانی کے اس عظیم ترین مقصد کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

خداوند کریم کے حضور گوشت اور خون میں سے کوئی چیز نہیں جاتی بلکہ تقویٰ و طہارت کے سچے جذبات اور ایثار کی روح اللہ تعالیٰ کے حضور جاتی ہے۔ اسلام نے ہر ایک عمل صالح میں نیکی اور تقویٰ کو مومن کا مقصد قرار دیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات سے آگہی رکھنے والے جانتے ہیں کہ آپ کی قوم بت پرست تھی اور کواکب و نجوم اور دیگر سیاروں کو بھی موثر حقیقی خیال کرتی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا مگر وہ باز نہ آئی۔ آپ نے ان کے سامنے ان کے بتوں کی بے بسی و بے مائیگی کو واضح کیا مگر اس پر بھی ان کی آنکھیں نہ کھلیں یہاں تک کہ آپ کے خلاف قوم کا غصہ انتہاء کو پہنچ گیا۔ اور وہ انتقام پر آمادہ ہوگئی اور مخالفت کی ایک آگ بپا کر دی لیکن آپ اس آگ سے بھی بڑے صبر و شکر سے کامیاب ہوگئے۔

جب آپؑ نے قوم کی یہ حالت دیکھی تو ناقابل تاویل الفاظ میں اعلان کر دیا کہ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ آپ نے اپنی قوم اور خویش و اقارب سے علیحدگی اختیار کر لی مگر توحید و صداقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی

آپ کا آخری اور عظیم امتحان خداوند کریم کی طرف سے اپنی عزیز ترین متاع حیات یعنی بیٹے اسمٰعیل کو خدا کے حضور قربان کرنا تھا۔ آپ اس امتحان میں بھی کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ سوچنے کا مقام ہے کہ ایک انسان اپنے آپ کو تو ہلاکت میں ڈال سکتا ہے وطن و ملک سے بھی تعلقات منقطع کر سکتا ہے مگر وہ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی اولاد کو ذرہ برابر تکلیف پہنچے۔ مگر آفرین ہے اُس برگزیدہ انسان پر کہ وہ اس عظیم امتحان میں بھی پورا اُترتا ہے۔ جب ان تمام آزمائشوں میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے جو اپنے برگزیدہ انسانوں کی قربانیوں کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ آپ کو اس کا صلہ یہ دیا ہے کہ آپ کو دنیا کا امام و پیشوا بنا دیا اور آپ نے ایک ایسی راہ قائم کر دی جو دُنیا و آخرت کی ضامن تھی

قربانی کا حقیقی مقصد

اپنے اس طرز عمل سے گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دنیا کے سامنے ایک قانون کی صورت میں واشگاف الفاظ میں واضح فرما دیا کہ اگر کوئی قوم دُنیا میں مظفر و منصور بننا چاہتی ہے کامیاب و کامران ہونا چاہتی ہے تو اس کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ قربانی و ایثار کی راہ ہے۔ جب تک کوئی فرد یا قوم اپنی عزت و آبرو اور مال و جان حتیٰ کہ ہر چیز قربان نہ کر دے کامیاب نہ ہو سکیں گی۔ اسی حقیقت و روح کو مسلمانوں میں پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قربانی کو لازم قرار دیا۔ کہ وہ ہر سال اس کی مشق کریں۔ اور وہ یہ سمجھ لیں کہ ہم بجائے خود معبود حقیقی کے نام پر قربان ہونے کی مشق کر رہے ہیں۔ ہم راہِ خدا پر اسی طرح قربان ہو جائیں گے جس طرح آج ان جانوروں کو ذبح کر رہے ہیں۔ یہی وہ جذبہ ایثار و فدویت ہے۔ جو اس قربانی کا مقصد اعلیٰ اور مطلوب اصل ہے۔ اور یہ بتانا مقصود ہے کہ جو قوم مرنا جانتی ہے وہی زندگی کے اعلیٰ شاہراہ پر گامزن ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقی روح کو سمجھنے اور اس پر عمل ہونے کی توفیق بخشے اور خدا کی راہ میں ہر قسم کی مقبول قربانیاں پیش کرنے والے ہوں۔ آمین یا رب العلمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰىنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

قادیان میں شادی کی چند تقاریب

(۱) مورخہ ۲۱ رفتح ۱۳۴۹ ہش کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مکرم محمد عبد اللہ صاحب درویش کا نکاح طاہرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شفیق الدین خاں صاحب آف اڑیسہ کے ہمراہ مبلغ -/۱۲۵۰ روپے حق مہر پڑھا تھا۔ مورخہ ۶ رصلح (جنوری) کو تقریب خانہ آبادی عمل میں آئی بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی کی معیت میں اجتماعی دعا کے بعد بارات مکرم چوہدری فتح محمد صاحب گجراتی کے مکان پر روانہ ہوئی جہاں پر بھی محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دُعا فرمائی۔ جس کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ مورخہ ۷ رصلح کو بعد نماز مغرب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کمروں میں مکرم محمد عبداللہ صاحب درویش کی جانب سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں کم و بیش ڈیڑھ سو مرد و زن شریک ہوئے کھانے سے فراغت کے بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا فرمائی۔

(۲) مورخہ ۲۲ رفتح (دسمبر) ۱۳۴۹ ہش کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبد المومن صاحب مالا باری کارکن نظارت تعلیم کے نکاح کا اعلان امۃ القدیرہ صاحبہ بنت مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہمراہ مبلغ -/۲۰۰۰ روپے حق مہر پر فرمایا تھا۔ مورخہ ۲۲ رصلح (جنوری) کو تقریب شادی خانہ آبادی عمل میں آئی۔ نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے اجتماعی دعا فرمائی۔ بعد ازاں بارات مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کے مکان پر روانہ ہوئی جہاں محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی معیت میں ہی اجتماعی دعا کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ ۲۳ رصلح کو بعد نماز مغرب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے وسیع کمروں میں مکرم عبد المومن صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں تقریباً ۱۷۰ احباب و خواتین نے شرکت کی۔ مستورات کے کھانے کا انتظام اندرون خانہ کیا گیا تھا۔ بعد از فراغت طعام محترم حضرت امیر صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔

(۳) مورخہ ۲۷ رصلح (جنوری) کو مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مالا باری انسپکٹر بیت المال کی تقریب خانہ آبادی عمل میں آئی۔ موصوف کا نکاح مورخہ ۲۱ رجنوری کو شکیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم احسان الٰہی خاں صاحب آف یو۔پی کے ہمراہ مبلغ -/۱۵۰۰ روپے حق مہر پر قرار پایا تھا۔ مورخہ ۲۷ رجنوری کو بعد نماز عصر محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے احباب سمیت اجتماعی دُعا فرمائی۔ ازاں بعد بارات محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی معیت میں مکرم انصار احمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے مکان پر پہنچی۔ جہاں اجتماعی دعا کے بعد رخصتانہ کی تقریب انجام پذیر ہوئی۔ مورخہ ۲۹ ماہ جنوری کو بعد نماز مغرب مکرم مولوی رفیق احمد صاحب کی جانب سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے وسیع کمروں میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں تقریباً یکصد چالیس نفوس شریک ہوئے۔ بعد از فراغت طعام محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(ادارہ بدر)

سیرالیون میں تبلیغِ اسلام کی کامیاب مساعی

(بقیہ صفحہ اوّل)

اس کے چہرہ مبارک سے روحانیت ٹپکتی ہے وہ جماعت جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ پھر اسی دوران اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی احمدیت کا نشان دکھایا گیا۔ انہوں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ وہ ایک راستہ پر جا رہے ہیں۔ اور آگے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ٹیلے پر نہایت صاف ستھرا ایک گاؤں ہے جس کے سب مکانات سفید اور کشادہ ہیں۔ گلیاں صاف ستھری ہیں اس پر سوچنے لگے کہ یہ گاؤں کس کا ہو سکتا ہے کہ اچانک ایک طرف سے انہیں آواز آتی ہے کہ یہ گاؤں احمدیہ جماعت کا ہے اس کے بعد ان کی آنکھ کھل گئی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ان کی ملاقات اور یہ خواب ان کے احمدیت قبول کرنے کا باعث بنی اور انہوں نے اسی اجلاس میں ہی اپنے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ جس کے بعد چھ اور افراد نے بھی اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا جس سے اس گاؤں میں جس میں سے ایک وقت ہمارے مبلغین کو باہر نکال دیا گیا تھا۔ اور انہیں تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی جو احمدیت کا نام لیتا اسے سزا دی جاتی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہو گئی ہے۔

خاکسار نے جورو جا کر پیراماؤنٹ چیف سے ملاقات کی۔ پھر نماز مغرب کے بعد اپنے نو مبائعین بھائیوں سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور پھر قریباً نصف گھنٹہ تک انہیں مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے استقامت کی تلقین کی۔

یہاں یہ امر ذکر کرنا ضروری ہے کہ یہ پیراماؤنٹ چیف بہت ہی دعاگو انسان ہیں اور احمدیت کے بہت قریب ہیں۔ مگر ابھی وہ اپنی احمدیت کا اعلان نہیں کر رہے۔ جس کا اظہار انہوں نے مجھ سے خود بھی کیا۔ وہ لوگوں کو اس امر پر آمادہ کر رہے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ احمدیت میں داخل ہوں تاکہ بعد میں ان کو بھی قبولِ حق کرنے میں آسانی ہو اور اب وہاں جماعت قائم ہونے پر وہ بہت خوش ہیں۔ خدا تعالیٰ خود ہی ایسے سامان پیدا فرما رہا ہے کہ مخالفین اور الفوں کا زور ٹوٹ رہا ہے اور لوگ ان سے بیزار ہو کر احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

اس چیف نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ خواب دیکھی جس میں اس نے دیکھا کہ آسمان سے بڑی کثرت سے تارے گر رہے ہیں اور وہ مغرب سے مشرق کی طرف جاتے ہیں یہ خواب اس نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر کی جس کی تعبیر حضور نے یہ فرمائی کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس چیف کے اردگرد جو الفے اور علماء ہیں۔ وہ سب گر یں گے اور اس کو ان کی محتاجی نہیں رہے گی اور آخر یہ احمدیت قبول کرے گا۔

حضور اقدس کی تعبیر کے مطابق اس امر کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔ خدا کرے کہ جلد اس گاؤں بلکہ سارے علاقہ میں احمدیت پھیل جائے اور ہمیں نمایاں غلبہ نصیب ہو۔

جمعہ کے بعد خاکسار اور مکرم مبارک احمد صاحب نذیر واپس کینما آئے۔ مکرم مبارک احمد نے اپنی کار ان دنوں وقف رکھی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ کینما سے شام کے وقت ہم قریب کے ایک گاؤں سرابو پہنچے۔ وہاں ہماری بہت ہی پرانی اور مخلص جماعت موجود ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد قریباً نصف گھنٹہ تک احباب جماعت سے خطاب کیا اور انہیں ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی پھر عشاء کے بعد واپس جورو پہنچ گئے۔

مورخہ ۱۹ر دسمبر بروز ہفتہ جورو سے واپس کینما آئے اور بک سٹال ختم کر کے سب مبلغین شام تک پہنچ گئے۔

سرکٹ میٹنگ مورخہ ۲۰ر دسمبر سنہ بروز اتوار بو سے ۲۵ میل دور ایک مقام کورے بونڈو (Mondomanaho??) میں سرکٹ میٹنگ مقرر تھی۔ جس کی اطلاع پہلے سے مکرم مولوی مسعود احمد صاحب بشیر انچارج حلقہ بو جماعتوں کو کر چکے تھے۔ چنانچہ بو سے ایک بس کے ذریعہ جماعت بو کے افراد کے ہمراہ ہم وقت مقررہ پر کورے بونڈو پہنچ گئے۔

۱/۲ ۱۰ بجے خاکسار کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک الفا ادریس نے کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد نے سنائی بعدہٗ خاکسار نے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ یہ میٹنگ وہاں کی ایک کورٹ باری میں منعقد ہوئی اور اس کے ساتھ ایک اور جگہ جماعت کی طرف سے تیار کی گئی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری اتنی تھی کہ دونوں جگہیں بھر گئیں۔ اور لوگوں کو باہر کھڑے ہونا پڑا۔ ملا پانچ سو سے زائد حاضری تھی۔ اس تو جماعتیں خاص تعداد میں اس میٹنگ میں شرکت کے لئے آئیں دوسرے اس گاؤں کے غیر از جماعت لوگ بھی خاص تعداد میں شریک ہوئے اور پوری توجہ سے جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ جو قریباً پانچ گھنٹے تک جاری رہی۔

اس دوران پیراماؤنٹ چیف فوڈے کانی جن کی چیفڈم میں یہ میٹنگ ہو رہی تھی تشریف لے آئے اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ احمدیہ جماعت جس رنگ میں اس ملک کی خدمت کر رہی ہے تعلیمی اور تبلیغی لحاظ سے میں اس سے بہت متاثر ہوں اس وجہ سے باوجودیکہ میں خود مسلمان نہیں ہوں اور مجھے مصروفیت بھی بہت زیادہ تھی۔ میں نے اس میٹنگ میں شریک ہونا ضروری سمجھا اور اپنی طرف سے یقین دلایا کہ وہ احمدیہ مشن کی ہر ممکن امداد کے لئے تیار رہے۔

یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اس میٹنگ میں شرکت کے لئے ہمارے ایک احمدی پیراماؤنٹ چیف الحاج ابراہیم موسیٰ آف ہیڈ امجاسوئی بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور اجلاس کی ساری کارروائی میں شریک رہے۔

پیراماؤنٹ چیف فوڈے کانی کے بعد مختلف مقررین۔ مثلاً مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مولوی منصور احمد صاحب بشیر المفا ادریس۔ مسٹر موسیٰ سوئی۔ و مسٹر ابراہیم باور لوکل مبلغین مسٹر ابراہیم ایجوکیشن سیکرٹری وغیرہ نے حاضرین سے خطاب کیا اور حمدی علیہ السلام کی علامات۔ آمد۔ غرض۔ اسلام میں تعلیم اہمیت وغیرہ امور کو بیان کیا۔

بعد ازاں الحاج ابراہیم موسیٰ نے نہایت مؤثر رنگ میں تقریر کی اور اپنے علاقہ میں اس تے حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کی آمد اور علماء سے ان کی بحث مباحثہ کو تفصیلاً بیان کیا اور آخر اپنے احمدی ہونے کے واقعہ کو ایسے رنگ میں بیان کیا کہ سب احمدیوں کے ایمان تازہ ہو گئے۔

آخر میں خاکسار نے تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں کو بیان کرتے ہوئے آپ کی صداقت کو ثابت کیا اور غیر از جماعت احباب کو قبول حق کی دعوت دی۔

گو وقت زیادہ ہو رہا تھا۔ مگر حاضرین کی طرف سے سوالات شروع ہو گئے۔ جن کے جوابات خدا تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش طریق پر دیئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں سات افراد نے اسی جگہ احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ ان سے فارم بیعت پُر کرائے گئے۔ احباب کی استقامت اور ایثار و قربانی میں ترقی کے لئے دعا کی گئی۔ اس طرح یہ میٹنگ، جو ۱/۲ ۱۰ بجے صبح شروع ہوئی تھی ۱/۲ ۳ بجے شام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

اس مقام پر پہلے صرف ایک ہی دوست مسٹر اے اے کولیا احمدی تھے۔ جنہوں نے سب احمدی احباب کو جو شریک میٹنگ ہوئے دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں جماعت قائم ہو گئی ہے اور مزید بیعتوں کی توقع ہے۔

کورے بونڈو سے شام کو چل کر راستہ میں ایک اور جماعت Bandulu میں کچھ دیر قیام کیا وہاں ایک مخلص احمدی دوست نے اپنا ایک قطعہ زمین مسجد کے لئے پیش کیا ہے۔ چنانچہ اس قطعہ زمین کو دیکھا اور مسجد کے نقشہ اور تعمیر کے بارہ میں مناسب مشورہ اسے دیا گیا۔ شام بو پہنچ گئے بو میں دو یوم قیام کیا۔ جماعت کے افراد کو نمازوں کے بعد خطاب کرنے کا موقعہ ملا۔ انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعض افراد نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ جات کئے تھے۔ ان کو اس وعدہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ الحاج علی رجز نے بھی دو صد لیون کا وعدہ کیا تھا مگر ابھی تک وہ اس میں سے کچھ ادا نہ کر سکے تھے۔ میرے توجہ دلانے پر انہوں نے بڑی دردبھری آواز سے کہا کہ دعا کریں۔ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں یہ وعدہ پورا کر سکوں مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ اب ان کی مالی حالت اس قابل نہیں کہ وہ صد لیون کسی تحریک میں دے سکیں۔ مگر باوجود مالی تنگی کے وہ کسی تحریک میں پیچھے رہنا نہیں چاہتے۔ بہرحال شام کے وقت وہ چلے گئے۔ اگلے روز دوپہر کے وقت وہ مشن ہاؤس تشریف لائے اور آتے ہی ایک پونڈ میرے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا کہ خدا تعالیٰ نے میری دعا سن لی ہے اور ایک ایسی جگہ سے مجھے یہ رقم ملی ہے جہاں سے ملنے کی ہرگز توقع نہیں تھی۔ اور میں یہ رقم وصول کرتے ہی سیدھا یہاں آیا ہوں تاکہ نصرت جہاں فنڈ کا کچھ حصہ تو ادا کر سکوں اور وہ بہت خوش تھے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اس قربانی کی توفیق بخشی۔ ان کی صحت ان دنوں کچھ خراب رہتی ہے۔ ویسے بھی عمر زیادہ ہو چکی ہے۔ احباب ان کی صحت و سلامتی اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

بو کے متعلق اور انتظامی اور تبلیغی امور سرانجام دینے کے بعد مورخہ ۲۳ر دسمبر بروز منگل خاکسار اور مولوی عزیز الرحمٰن صاحب واپس فری ٹاؤن پہنچ گئے۔

اسی طرح سے یہ تبلیغی اور تربیتی دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔

اداریہ بقیہ صفحہ (۲)

اور نتیجۃً وہ سب غلط فہمیاں دُور ہوں جو ایک دوسرے سے بُعد اور دُوری کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ملک کے روشن خیال اور تعلیم یافتہ طبقہ پر خدا کے فضل سے ان جلسوں کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ جہاں کہیں ایسے جلسے ہوتے ہیں خصوصیت سے غیر مسلم ذی اثر احباب کو صدارت کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس جلسہ کے پروگرام کو ہمیشہ ہی سراہا گیا اور ملک کے اتحاد اور یکجہتی اور باہمی محبت، والفت کے لئے بڑا ہی مفید اور کار آمد مانا گیا ہے۔

(۳)

معاصر نے اذان کے الفاظ کے معانی اور مطالب بیان کر کے ہم وطنوں کو اسلام کی تعلیم کے اس بہترین خلاصہ سے آگاہ کرنے کا بھی حسرت بھرے الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ ہمارے ملک میں عامۃ المسلمین تبلیغِ اسلام کے اس عمدہ ذریعہ سے بھی فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ اگرچہ معاصر کی طرف سے یہ ایک مثال ہی تھی مگر عجیب بات ہے کہ مخصوص رنگ میں اذان کے الفاظ سے اسلام کی مؤثر رنگ میں تبلیغ کا کام جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ملکی تقسیم کے وقت ہی سے جاری ہے۔ اور اس کا واضح ثبوت اگر دیکھنا ہو تو قادیان کی مقدس بستی میں آنے والا ہر شخص بچشمِ خود مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے کانوں سے ذریعہ تبلیغ کو سُن سکتا ہے۔ ملکی تقسیم کے بعد بدلے ہوئے حالات کے نتیجہ میں پنجاب کے اندر قادیان کی بستی ایک ایسے جزیرہ کا رنگ رکھتی ہے جس کے دُور دُور مسلم آبادی کا نام و نشان نہیں۔ ایسے ماحول میں چار منزلہ سفید منارۃ المسیح سے پنجگانہ نمازوں کی اذان نہایت بلند آواز سے دی جاتی ہے۔ (اور اب تو چند سالوں سے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ یہ آواز اور بھی بلند ہونے لگی ہے)

نہ صرف پنجاب بلکہ دور دور کے علاقوں سے ایک بڑی تعداد غیر مسلم حضرات کی قادیان آتی ہے اور جو کوئی بھی اس بستی میں وارد ہوتا ہے وہ لازمی طور پر احمدیہ محلہ میں آتا اور جماعت کے مقاماتِ مقدسہ بالخصوص منارہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا ہے۔ تب ایسے جملہ زائرین کو بڑے ہی محبت اور پریم کے ماحول میں اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ شائع شدہ اسلامی لٹریچر ہر زائر کی خدمت میں اس کی اپنی پسندیدہ زبان میں بطور تحفہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس زیارت کے دَوران جب کوئی زائر منارۃ المسیح اور مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لئے جاتا ہے تو زیارت کرانے والے احمدی بھائی خصوصیت سے اُسے اذان کے معانی اور مطالب سے آگاہ کرتے ہیں۔ بلکہ تعلیم یافتہ دوستوں کو مختلف زبانوں میں شائع شدہ "اسلامی نماز" کا پمفلٹ بھی پیش کیا جاتا ہے تاکہ ذاتی مطالعہ کے ذریعہ زیادہ پختگی کے ساتھ اسلام کے جامع خلاصہ سے واقف و آگاہ ہوں۔

پس جس امر کو معاصر نے کم سے کم حد تک اپنے مؤذنوں اور مساجد کی خدمت بجا لانے والوں کے لئے تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں ضروری اور لابدی قرار دیا اور بطور مثال اس کا ذکر کیا خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کے مرکز میں اس طریق کو تیئیس ۲۳ سال کے عرصہ سے اپنایا جا چکا ہے۔ اور اُس کے خوش کن نتائج سے قادیان اور اُس کے مضافات میں غیر مسلم حضرات کے دلوں میں اسلام اور احمدیت کے لئے عزّت و احترام کا بیج بویا جا رہا ہے۔ کاش دوسرے مسلمان بھی اس کو اپنائیں اور اس فریضہ کی ادائیگی سے اسلام کی خدمت کے ساتھ ساتھ خود بھی اسلام کی تعلیمات سے واقف و آگاہ ہوں۔ تا وہ وقت جلد آجائے جبکہ اسلام ہمارے ہم وطنوں کے دلوں میں بھی اسی طرح پسندیدہ مذہب بن جائے جس طرح خدا کی نگاہ میں پسندیدہ مذہب ہے ——!! اور یہ کام بحُسن وخوبی اس وقت تک سرانجام نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ اسے مشنری انداز سے نہ کیا جائے۔ جس کا قابلِ قدر نمونہ جماعتِ احمدیہ نے قائم کر دیا ہے۔ بیرونی ممالک میں بھی بالخصوص برّاعظم افریقہ میں اور اپنے ملک کے اندر بھی۔ خدا کرے کہ دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی اس فریضہ کی ادائیگی کی جلد توفیق ملے اور خدا تعالےٰ اُن کی اس کوتاہی اور غفلت کو معاف کرے جو اب تک ان کی عدم ادائیگی کے سلسلہ میں اُن سے سرزد ہوتی رہی ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ❊

ضروری تصحیح

۱۴ر جنوری ۱۹۷۱ء کے بدر میں مکرم ثاقب صاحب زیروی کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر پر تضمین شائع ہوئی ہے جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر دلپذیر سے قبل مورخہ ۲۷ر دسمبر ۷۰ء کو جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس میں پڑھی تھی۔ سہوِ کتابت سے اس نظم کے مطلع کا پہلا مصرعہ غلط شائع ہو گیا ہے احباب درستی فرما لیں صحیح مصرعہ یوں ہے ؏ "سامنا ہم نے کیا الحاد کی یلغار کا"

اور پورا شعر یوں ہے ؎

سامنا ہم نے کیا الحاد کی یلغار کا
دل پہ ہر گھاؤ سہا ہے وقت کی تلوار کا

(ادارہ بدر)

منقولات

ایک فریضہ جو ادا نہ ہو سکا

نوٹ:- اس سلسلہ میں تصویر کا دوسرا مگر حسین رُخ اس پرچہ کے صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمایا جائے، جسے جماعتِ احمدیہ پیش کرتی ہے۔

ہفت روزہ "الجمعیۃ" دہلی کے فاضل مدیر عنوانِ بالا کے تحت رقمطراز ہیں کہ:-

ہندوستان کے مسلمان اور مذہبی رہنما اپنا ایک بہت بڑا فرض بھول گئے اور وہ ہے دوسروں کو بتانا کہ اسلام کیا ہے۔ وہ دنیا اور انسانیت کو کیا دیتا ہے۔ اور بے خبر لوگ اسے کیا سمجھتے ہیں۔ اسی فریضہ کا نام ہے اسلام کی تبلیغ۔ ضروری نہیں کہ دوسروں کو اسلام کے دائرہ میں لایا جائے۔ ضروری یہ ہے کہ بے خبر لوگوں کو اسلام کا اصلی چہرہ دکھلایا جائے۔ اور انسانیت کے نام اس کا جو پیغام ہے، اس سے دوسروں کو روشناس کیا جائے۔ تب بے خبر لوگوں کو اسلام سے خبرداری اور آگاہی ہوگی تو ان کے تعصّب کی سیاہی دھل جائے گی۔ کم از کم وہ سوچیں گے کہ کس چیز کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور مخالفت کے لئے ان کے پاس کیا بنیاد ہے۔

ابھی حال میں طرابلس (لیبیا) میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی جو ایک ہفتہ تک جاری رہی۔ اس کانفرنس میں لیبیائی انقلابی کونسل کے صدر کرنل معمر قذافی نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لئے مشنری انداز میں کام کیا جائے انہوں نے کانفرنس میں اعلان کیا کہ لیبیا کے تمام ذرائع اسلام کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ صدر نے افریقہ میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے زبردست اپیل کی۔ کانفرنس کا مقصد ہی یہ بتایا گیا کہ اسلام کی اشاعت کے لئے مشنری طریق کار پر غور کیا جائے۔ کرنل قذافی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کمیونزم سے کہیں زیادہ ترقی پسند نظام ہے۔ کمیونزم ترقی پسندی کا دعویٰ کرتے ہوئے مذہب کی نفی کرتا ہے۔ لیکن اسلام اقتصادیات کی تعمیر میں کمیونزم سے زیادہ کامیاب ہے۔ وہ مزدور اور محنت کے درمیان زیادہ مستحکم تعلقات قائم کرتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اسلام کو رجعت پسند قرار دینا محض دھوکا دہی ہے اسلام نہ صرف وسیع الخیالی کا بلکہ آزادی، ترقی، اور سائنس کا علم بردار ہے اس کی وسیع النظری کا ثبوت یہ ہے کہ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے پیغمبروں کو اپنا پیغمبر سمجھتا ہے اور ان سب کا یکساں طور پر احترام کرتا ہے۔

اس وقت ہم نے اشاعتِ اسلام کی ضروریات پر زور دیا ہے۔ اور اس کا منشا یہ ہے کہ ہم اپنے وطنی بھائیوں کو یہ سمجھا سکیں کہ اسلامی اصول اور نظریات کیا ہیں۔ وہ انسانیت اور انسانی بھائی چارہ کے حق میں کیا کہتا ہے۔ وہ امن اور سلامتی کا داعی ہے یا جنگ کا۔ وہ باہمی محبت کو فروغ دینا چاہتا ہے یا دشمنی اور نفرت کو۔ ہم تو اس وقت بھی جب کہ اسلام کو بدنام کرنے کی انتہائی کوشش کی جا رہی ہے پورا یقین رکھتے ہیں کہ اہلِ وطن کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کر دیا جائے، تو وہ یہ کہے بغیر نہ رہ سکیں گے کہ مسلمانوں کا زوال یا ان کی پس ماندگی یا ان کی عدم موجودگی قوم و ملک کا بہت بڑا نقصان ہوگا۔ بلکہ ان کو معترف ہونا پڑے گا کہ مسلمان جس قدر زیادہ سچّا مسلمان بنے گا۔ اور اسلام کی حدود کا زیادہ احترام کرے گا اتنا ہی زیادہ وہ خدا کی مخلوق کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ اور اس کی ذات قیامِ امن کی ضمانت ہوگی۔ اور ملک کی شہرت کو چار چاند لگیں گے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ ہم مسجدوں میں اذان کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے لگے ہیں۔ حالاں کہ اس جدّت کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی۔ لیکن ہم آج تک ابنائے وطن کو یہ نہ بتا سکے کہ اذان کا مطلب کیا ہے؟ ستم یہ ہے کہ اذان دینے والے اور اپنی آواز کو دور دور تک پہنچانے والے خود بھی نہیں جانتے کہ اذان کے معنی کیا ہیں۔ اور اس میں اسلام کے پیغام کو چند الفاظ میں کس طرح سمویا گیا ہے۔ جب ہم نے اپنے ایک غیر مسلم دوست کو سمجھایا کہ اذان کا مفہوم کیا ہے تو وہ بہت متاثر ہوئے۔ اور انہوں نے یہی کہا کہ آج تک ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ بانگ دینے والا کیا کہتا ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ اگر اذان کا مفہوم یہی ہے تو اس سے کسی کو بھی اختلاف نہ ہونا چاہیئے۔ غرض اشاعتِ اسلام سے ہمارا مقصد یہی ہے کہ ہم ایک ہزار سال میں بھی اپنے ہم وطنوں کو اسلام کی موٹی موٹی باتوں کو نہ سمجھا سکے۔ اور ہم خود اسلام سے غافل رہ کر اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دُور نہ کر سکے۔ یہ فرض آج مسلمانوں کو سب سے زیادہ ادا کرنا ہے کیوں کہ اس سے قوم ملک اور انسانیت کا بھلا ہوگا۔ اور دوسروں کو اسلام سے جو اجنبیّت ہے وہ ختم ہو جائے گی۔

(منقول از ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی ۲۲ر جنوری ۱۹۷۱ء صلہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا کو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۰۴۔ خیرا بی بی اہلیہ جوگی خان صاحب قوم شیخ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پینکال ڈاک خانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک ۔ صوبہ اڑیسہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

(۱) حق مہر -/۸۵۰ روپے جو ابھی خاوند کے ذمہ ہے ۔ (۲) سونا ایک تولہ ۱۵ اچینہ پونے دو تولہ جس کی قیمت -/۳۵۰ روپیہ ہے ۔ (۳) چاندی کے زیور ۳۵ تولہ جس کی قیمت ۶ روپیہ تولہ کے حساب سے -/۲۱۰ روپیہ (۴) کھانے کے برتن جن کی قیمت -/۸۰ روپیہ ۔ میزان کل جائداد -/۱۴۹۰ روپیہ میں اپنی کل جائداد جس کی قیمت -/۱۴۹۰ روپیہ ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں اگر کوئی مزید جائداد پیدا ہوگی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی رہوں گی ـــــ الامۃ (خیرا بی بی دستخط بحروف اڑیہ)

گواہ شد عبدالستار خان ساکن پینکال ڈاک خانہ نیا پٹنہ ۔ ضلع کٹک ۔ صوبہ اڑیسہ ۔

گواہ شد محمد فرقان علی صدر جماعت احمدیہ پینکال ۔

وصیت نمبر ۱۳۸۰۷۔ ثقیلہ بیگم اہلیہ مقبول خان صاحب قوم پٹھان پیشہ کاشتکاری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پینکال ڈاک خانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

(۱) حق مہر -/۱۵۵۰ روپیہ جو ابھی تک ادا نہیں ہوئی خاوند کے ذمہ ہے (۲) سونا ایک تولہ سترہ چینا جس کی قیمت -/۳۰۰ روپیہ ہے ۔ (۳) چاندی کے زیورات ۷۷ تولہ جس کی قیمت -/۴۶۲ روپیہ ہے ۔ (۴) کھانے کے برتن ۴ کلو جس کی قیمت -/۹۴ روپیہ ہے ۔ (۵) پیتل کا گھڑا جس کی قیمت -/۳۰ روپیہ ہے ۔ (۶) سیلچی جس کی قیمت -/۱۲ روپیہ ہے کل میزان ... ۲۵۱۸ روپیہ ۔

اپنی کل جائداد جس کی قیمت -/۲۵۱۸ روپیہ ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ اگر میری زندگی میں مزید کوئی جائداد ہوگی تو اس کی اطلاع ص۴۳

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اول

...عضلات کی کمزوری کی وجہ سے پیٹ میں بوجھ محسوس ہوتا ہے ۔

۲۶ر صلح ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بہتر رہی ۔ مگر طبیعت کی بحالی کی رفتار ابھی بہت کم ہے ۔ نیز قارورہ کے ٹسٹ سے گردوں میں سوزش کا علم ہوا ہے جس کا علاج شروع کر دیا گیا ہے ۔

۲۷ر صلح ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کل کی نسبت کچھ بہتر رہی ۔

احباب ... دعائیں جاری رکھیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ... آقا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔ اور حضور کا مبارک و مقدس سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے ۔ اور حضور کی ... والہیت کے روحانی غلبہ کے زیادہ سے زیادہ ... کرتا چلا جائے ۔ اور ہم غلام کو حضور انور کی ہدایات پر عمل کرنے کی بڑھ چڑھ کر توفیق دیتا رہے ۔ آمین ۔

نوٹ :- واضح رہے کہ حضور انور (جیسا کہ پہلے شائع ہو چکا ہے) مورخہ ۲۱ر صلح کو جب کہ حضور انور گھوڑے پر سوار تھے اچانک گھوڑے کے بدک کر دوڑنے کی وجہ سے گر پڑے ۔ اس سے حضور کی طبیعت علیل ہو گئی تھی ۔ جماعتیں اپنی اپنی ... کے ساتھ ساتھ اپنی توفیق کے مطابق صدقات دینے کا اہتمام بھی کریں ۔ کیونکہ ... اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ جذب کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے ۔

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔ (مینجر بدر)

سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں!

حصہ آمد ۔ درویش فنڈ ۔ زکوٰۃ ۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ

بعض سیکرٹریان مال مندرجہ بالا مدات کی رقوم بھجواتے ہوئے تفصیل ارسال نہیں کرتے ۔ جس کی وجہ سے رقوم ادا کرنے والے دوستوں کے کھاتوں میں ان رقوم کا اندراج نہیں ہو سکتا ۔ اور ان کے نام بقایا دار چلا آتا ہے ۔ اور جب انہیں بقایا کی اطلاع نظارت ہذا کی طرف سے دی جاتی ہے تو انہیں شکوہ ہوتا ہے کہ ان کا حساب درست نہیں ۔

سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ ان مدات کی رقوم بھجواتے ہوئے پوری تفصیل دفتر محاسب کو یا نظارت ہذا کو ارسال فرمایا کریں ۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

قادیان میں عید کی قربانیوں کیلئے دوست جلد اطلاع دیں

حسب سابق امسال بھی عید الاضحیہ کے موقعہ پر بیرون جات کے احباب جماعت کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ اُن صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کے گوشت سے قادیان میں مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں ۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوا دیں تاکہ انتظام میں سہولت رہے ۔

اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت کم از کم ۶۰ روپے ہے ۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

بقیہ ص۴۳ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی رہوں گی ۔ الامۃ ثقیلہ بیگم دستخط بحروف اڑیہ)

گواہ شد عبدالستار ساکن پینکال ڈاک خانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک اڑیسہ ۔

گواہ شد محمد فرقان علی صدر جماعت احمدیہ پینکال ۔

درخواست دعا ۔ عاجزہ چند ماہ سے کئی روحانی اور جسمانی پریشانیوں میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام کی خدمت میں اس پریشان حال عاجزہ کی کامل روحانی اور جسمانی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ نیز عاجزہ کے شوہر اور بچوں کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دینی حالت درست فرمائے آمین ـــــ عاجزہ : امۃ الحمید جلال الدین ۔ ساکن میشہ واڑ ۔ شوپیان (کشمیر)

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں ۔

کوالٹی اعلیٰ ـــــ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE" فون نمبرز 23-1652 23-5222